اسلامی آداب کا جامع ذخیرہ

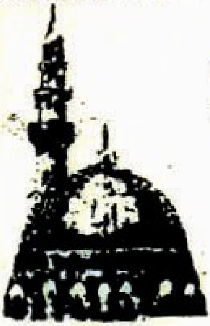
آدابِ اسلام

افادات

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

قدس سرہ

ناشر:- ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر



بسم اللہ الرحمن الرحیم

التصوف کلہ ادب

اشرف الآداب

فی

بیان المعاشرت والاخلاق

افادات:- حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی قدس سرہٗ

ترتیب

حضرت مولانا محمد اقبال صاحب قریشی ہارون آباد

خلیفہ مجاز مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر:- ادارہ تالیفات اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر

قیمت ۶ روپے

تقریظ مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ

جشن شرعی عدالت

اس مضمون کا کچھ حصہ مولانا موصوف نے پہلی بار
اپنے ماہنامہ البلاغ کراچی جمادی الاولی ۱۳۹۵ھ ہجری ذیل کے
ادارتی نوٹ کیساتھ شائع فرمایا تھا۔ (مرتب)۔

" ذیل کے مضمون میں مولانا محمد اقبال قریشی نے حکیم الامت حضرت تھانوی کی تصانیف اور مواعظ و ملفوظات سے وہ اقتباسات ترتیب دیئے ہیں جن میں اسلامی آداب کی نشاندہی کی گئی ہے۔ امید ہے کہ اس مضمون کو جذبۂ عمل کیساتھ پڑھا جائے گا۔"

تقریظ

عارف باللہ سیدی حضرت مولانا حاجی محمد شریف صاحب قدس سرہٗ

۷۸۶

بخدمت مولانا محمد اقبال صاحب قریشی زید مجدہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اما بعد! آپ کا مضمون "ادب اور اس کی ضرورت" ملا۔ کسی مضمون کی اصلاح کا کام تو اہل علم حضرات ہی کو زیبا ہے۔ مجھ جیسا جاہل نالائق اس کا اہل کہاں۔ لیکن بہرحال اپنی اصلاح کی نیت سے حرفاً حرفاً پڑھا۔ پُرلطف اور پُرمعنی مضمون تھا۔ جوں جوں پڑھتا جاتا تھا شوق بڑھتا جاتا تھا۔ بعض ایسے لطیف آداب پہلی بار پڑھے کہ میں خود ندامت میں ڈوب ڈوب جاتا تھا اور اپنی اصلاح کی فکر پاتا تھا۔ بحمداللہ مجھے بے حد نفع ہوا۔ اللہ تعالےٰ تمام مسلمانوں کو اس سے نفع دیں اور جو بھی پڑھے وہ ایسا ہی بن جائے جیسا مضمون بنانا چاہتا ہے۔ جناب کی محبت اور دعاؤں سے بے حد مسرور رہا۔ اللہ تعالےٰ ان کے بدلے آپ کو اپنی محبت کاملہ عطا فرمادیں۔ اور پھر مضمون کا ثواب اس احقر کے لئے وقف فرمانا تو کمال ہی ذرہ نوازی ہے بہت بہت دعائیں دیتا ہوں۔

احقر محمد شریف عفی عنہ

مکان نمبر ۹۰، نواں شہر ملتان۔

ایک اور والا نامہ میں ارشاد فرماتے ہیں:

"رسالہ اشرف الآداب" مل گیا تھا دوبارہ بغور مطالعہ کیا بہت مفید اور سبق آموز رسالہ ہے

اجمالی فہرست مضامین رسالہ اشرفُ الآداب

☆

☆☆

ادب کی تاکید میں آیات

۱۔ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ۔ (الحج آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ اور جو شخص دین خداوندی کی ان یادگاروں کا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ دل کے ساتھ ڈرنے سے ہوتا ہے۔"

فائدہ! یہ دو امر پر دال ہے۔ ایک یہ کہ اصل محل تقویٰ کا قلب ہے۔ دوسرے یہ کہ معالم دین کی تعلیم (حد شرعی کے اندر) جس میں اولیاء وانبیاء کے آثار بھی داخل ہوگئے۔ (مسائل السلوک من کلام ملک الملوک)۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تعظیم شعائر اللہ خوف خدا کی علامت ہے۔ کیونکہ خوف خدا ہی ایک ایسی چیز ہے (فانها من تقوى القلوب) جو تعظیم شعائر اللہ کا باعث ہے .... (تعظیم الشعائر ص ۴۲)

۲۔ فِىْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ لا يُسَبِّحُ لَهٗ فِيْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ (النور آیت ۳۶)

ترجمہ:۔ وہ ایسے گھروں میں ہیں جن کی نسبت اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے کہ ان کا ادب کیا جائے اور ان میں اللہ کا نام لیا جائے۔ ان میں ایسے لوگ صبح وشام اللہ تعالےٰ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔"

ف! بقول ابوحیان، بیوت عام ہے مساجد اور مدارس اور خانقاہوں کو اور رفع سے مراد ان کی تعظیم قدر۔ پس اس بناء پر اس میں خانقاہوں کی فضیلت ہے جو ذکر کے لئے موضوع ہیں وہ عمل میں لائی جائے۔ (مسائل السلوک)

۳- وَيَدْعُ الْإِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَاءَهُ بِالْخَيْرِ ۚ وَكَانَ الْإِنْسَانُ عَجُولًا ○

(بنی اسرائیل آیت ۱۱)

ترجمہ :- اور انسان برائی کی ایسی درخواست کرتا ہے جس طرح بھلائی کی درخواست۔
اور انسان جلد باز ہے"۔

ف ! اس میں اشارہ ہے بعض آداب دعا کی طرف کہ استعجال نہ کرے خصوصاً بد دعا میں خصوص دوسرے کے لئے خصوص اپنے انتقام کے لئے۔ جیسے بہت سے مدعی غیظ نفس میں مسلمانوں کے لئے بد دعا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ضرور قبول ہوگی۔ گویا خدائی ان کے قبضے میں ہے۔ (مسائل السلوک)

۴- قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَىٰ أَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا۔ (الکہف آیت ۶۶)

ترجمہ :- حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان (حضرت خضر علیہ السلام) سے فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں اس شرط پر جو علم مفید آپ کو سکھلایا گیا ہے اس میں سے آپ مجھ کو سکھلا دیں"۔

ف : اسلوب کلام میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کلام میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ کس قدر تواضع وادب اور لطف کی رعایت فرمائی (مسائل السلوک)۔ اس میں اپنے شیخ اور استاد سے ادب و تواضع سے گفتگو کرنے کا امر ہے۔

۵- لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ۚ (النور آیت ۶۳)

ترجمہ :- تم لوگ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بلانے کو ایسا مت سمجھو جیسا تم میں ایک دوسرے کو بلا لیتا ہے"۔

ف ! اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ شیخ کا خاص ادب واحترام کرے۔ اور دوسروں کے معاملات میں اس کو ممتاز رکھے۔ (مسائل السلوک)۔

۶۔ وَلَوْلَآ إِذْ سَمِعْتُمُوهُ قُلْتُم مَّا يَكُونُ لَنَآ أَن نَّتَكَلَّمَ بِهَٰذَا سُبْحَٰنَكَ هَٰذَا بُهْتَٰنٌ عَظِيمٌ (النور آیت ۱۶)

ترجمہ :۔ اور تم نے جب اس کو سنا تھا تو یوں کیوں نہ کہا کہ ہم کو زیبا نہیں کہ ایسی بات منہ سے بھی نکالیں۔ معاذ اللہ یہ تو بڑا بہتان ہے"

ف ! چونکہ اس قصہ میں علاوہ عام گناہ تہمت کے خاص یہ بات بھی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ سے تعرض تھا اور زیادہ انکار کا سبب یہی ہے تو اس بنا پر یہ اس پر دال ہے کہ شیخ کے اہل وعیال کے ساتھ خصوصیت کے ساتھ ادب واحترام سے پیش آنا چاہیئے اور ان کو ایذا پہنچانا دوسروں کی ایذا سے زیادہ قبیح ہے۔ (مسائل السلوک)

۷۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ (الحجرات آیت ۱)

ترجمہ :۔ اے ایمان والو اللہ اور رسول سے پہلے سبقت مت کیا کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ تعالےٰ جاننے اور سننے والا ہے"

ف ! اس میں عمل بالشرع کا لزوم اور ادب کی رعایت اور مقتضیاتِ طبع کا ترک مذکور ہے۔ (مسائل السلوک)

۸۔ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟ أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ

(لے حاشیہ برصفحہ آئندہ)

أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ (الحجرات آیت ۲)

ترجمہ :- اے ایمان والو اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے بلند مت کیا کرو ، اور نہ ان سے ایسے کھل کر بولا کرو جیسے آپس میں ایک دوسرے سے کھل کر بولا کرتے ہو۔ کبھی تمہارے اعمال برباد ہو جاویں اور تم کو خبر بھی نہ ہو "

ف ۱ : اس سے معلوم ہوا کہ ایذاء رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) حرام ہے اور اس کا وہی اثر ہے جو کفر کا ہے یعنی اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔ (مضار المعصیت ص ۱۹)

چونکہ امت کے اعمال ہر سوموار اور جمعرات کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوتے ہیں۔ اور اگر امت کے برے اعمال کا آپ کو پتہ چلے تو اس سے آپ کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہمیشہ گناہوں سے بچنا چاہیئے۔

ف ۲ : اس آیت میں صاف تصریح ہے کہ بے ادبی سے حبط عمل ہو گا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ شریعت اسلامی نے سلیقہ اور ادب سکھایا ہے۔ (مضار المعصیت ص ۱۱)

ف ۳ - یہ آیات اصل ہیں شیخ کے ادب واحترام میں۔ (مسائل السلوک)

۹ ۔ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝ (الکہف آیت ۶۰)

ترجمہ :- اور وہ وقت یاد کرو جب کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم (یوشع بن نون)

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) ؎ محققین نے فرمایا ہے کہ یہی ادب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مقدس یعنی حدیث شریف کا ہے کہ اس کے درس کے وقت پست آواز سے بولنا چاہیئے۔ (فروع الایمان ص ۱۱)

سے فرمایا کہ میں اس سفر میں برابر چلا جاؤں گا یہاں تک کہ اس موقع پر پہنچ جاؤں جہاں دو دریا آپس میں ملتے ہیں یا یوں ہی زمانہ دراز تک چلتا رہوں گا۔"

ف! اس میں بھی حسن ادب ہے کہ سفر کی ضروری باتوں سے اپنے رفیق اور خادم کو بھی باخبر کر دینا چاہیئے۔ متکبر لوگ اپنے خادموں اور نوکروں کو ناقابل خطاب سمجھتے ہیں نہ اپنے سفر کے متعلق ان کو کچھ بتاتے ہیں۔

(تفسیر معارف القرآن، سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ)

۱۰۔ وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ط قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ (ہود آیت ۶۹)

ترجمہ:۔ اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس بشارت لے کر آئے اور انہوں نے سلام کیا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام، نے بھی سلام کیا۔ پھر دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے۔"

ف! اس میں بعض آداب ضیافت پر دلالت ہے ایک یہ کہ ٹھہرانے میں اکرام کرے پھر طعام سے اکرام کرے۔ (مسائل السلوک)

تاکید ادب میں احادیث مبارکہ

۱۔ عن ایوب بن موسٰی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلُ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ۔ (رواہ الترمذی والبیہقی کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کسی اولاد والے نے اپنی

اولاد کو کوئی دینے کی چیز ایسی نہیں دی جو اچھے ادب سے بڑھ کر ہو۔"

۲۔ عن ابن عباس رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوِاثْنَتَيْنِ قَالَ اَوِاثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا اَوْ وَاحِدَةٍ لَقَالَ وَاحِدَةٌ۔

ترجمہ :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تین بیٹیوں کی یا اسی طرح تین بہنوں کی عیال داری کرے پھر ان کو ادب سکھلا دے اور ان پر مہربانی کرے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ ان کو بے فکر کر دے (یعنی ان کی ہو جائے) اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے جنت کو واجب کر دے گا۔ ایک شخص نے دو کی نسبت پوچھا۔ آپؐ نے فرمایا دو میں بھی یہی فضیلت ہے اگر صحابہ کرام رضؓ ایک کے بارے میں دریافت کرتے تو آپؐ فرماتے کہ ایک میں بھی یہی فضیلت ہے۔"

ف : قاموس وغیرہ میں ادب کے معنی علم کے لکھے ہیں۔ سو حقیقی ادب وہی کر سکتا ہے جو علم دین سے واقف ہو۔ اس لئے اپنی اولاد کو علم دین پڑھانا چاہیئے تاکہ ان کو صحیح معنوں میں ادب حاصل ہو۔ کیونکہ ادب بھی اسلام نے سکھلایا ہے۔

۳۔ اکرموا الخبز فی المستدرک للحاکم من طریق غالب القطان عن کریمة بنت همام عن عائشة رضؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال۔ (التشرف بمعرفت احادیث التصوف صـ۲۹۳)

ترجمہ :۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روٹی کا ادب کرو۔"

ف ! اسی وجہ سے تم اکثر اہلِ ادب کو دیکھتے ہو کہ روٹی کو پاؤں میں آنے سے، بچانے کا بہت اہتمام کرتے ہیں اور مقاصدِ حسنہ میں بعض علماء کا قول نقل کیا ہے۔ کہ گیہوں جب پاؤں میں آتا ہے تو خدا تعالےٰ سے شکایت کرتا ہے۔ اور اس کے سبب قحط ہو جاتا ہے۔

۴۔ من رفع كتابا عن الطريق الدارقطني في الافراد من حديث سليمان بن الربيع عن همام ابن يحيىٰ عن عمر بن عبد الله عن يحيي ابن ابي كثير عن ابن ابي أمامة رض عن ابي هريرة رض به مرفوعا لابي الشيخ عن انس رض رفعه من رفع قرطاسا من الارض فيه بسم الله اجلالا لكتب من الصديقين۔

(التشرف بمعرفت احادیث التصوف ص۲۴۵)

ترجمہ :۔ جو شخص کوئی لکھا ہوا کاغذ راستہ سے اٹھا لے نیز حضرت انس رض سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے زمین سے کاغذ اٹھا لیا۔ جس میں بسم اللہ تھی۔ ادب و تعظیم کے سبب وہ صدیقین میں لکھا جائے گا۔"

ف ! اور اسی پر عمل ہے اہلِ ادب کا۔ جہاں تک ان کے بس میں ہے اور ان میں جو اہلِ درایت ہیں انہوں نے اس حکم کو ایسے کاغذات کی طرف بھی متعدی کیا ہے جن میں حروف ہوں، جو مادہ ہے اذکار کا گو ہیئت نہ ہو۔ یعنی بسم اللہ وغیرہ لکھی ہوئی نہ ہو۔ اور کوئی عبارت ہو، مگر اس عبارت کے حروف وہی ہیں جس سے اسماء الہیہ و کلام الٰہی مرکب ہے پھر اس سے آگے متعدی کیا ہے۔ ان حروف کے

محل یعنی سادہ کاغذ تک اگرچہ اُس میں کچھ لکھا نہ ہو مگر ان سب مراتب میں تفاوت ہے یعنی جس پر بسم اللہ وغیرہ لکھی ہو اس کا سب سے زیادہ ادب ہے پھر اس کا جس میں کوئی دوسری عبارت لکھی ہو پھر خالی کاغذ کا۔

۵۔ ...... مااستخف قوم بحق الخبز الا ابتلاهم الله بالجوع ۔ للخطیب البغدادی۔ (التشرف ص۳۱۴)

ترجمہ :۔ کسی قوم نے روٹی کے حق کی بے قدری نہیں کی مگر اللہ تعالےٰ نے ان کو بھوک میں مبتلا کر دیا۔"

ف : اس سے اہل طریق رزق خصوص روٹی کے ادب میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔

۶۔ ...... اذا اتاکم کریم قوم فاکرموه وفی اوله قصة فی قدوم جریر بن عبد الله الحاکم من حدیث جابر رض وقال صحیح الاسناد ۔ (التشرف ص۳۱۵)

ترجمہ :۔ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تم اس کا اکرام کرو۔"

ف : یہ حدیث اپنے عموم پر دلالت کرتی ہے ۔ ہر رئیس کے مدارات کے مندوب ہونے پر گو وہ کافر ہو اس لئے کہ اس میں مصلحت ہے کہ خیر پر اس کی تالیف قلب یا شر سے بچاؤ ۔ لیکن محض طمع دنیوی کی غرض سے نہ ہو کہ وہ جائز نہیں۔

۷۔ ...... افضل الناس مؤمن بین کریمین ۔ رواه الطبرانی عن کعب بن مالک ضعیف (التشرف ص۳۱۶)

ترجمہ :۔ سب لوگوں سے افضل وہ مومن ہے جو دو کریموں کے درمیان ہو۔ یعنی اس کے ماں باپ متقی ہوں۔"

ف ! یہ حدیث صوفیہ کے اس معمول کی اصل ہے کہ وہ بزرگوں کی اولاد کی زیادہ تعظیم کرتے ہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے۔ کیوں کہ حدیث بزرگوں کی اولاد کو دوسرے عوام پر ترجیح دیتی ہے۔

۸۔ وعن ابن عباس رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویأمر بالمعروف وینہ عن المنکر۔ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)۔

ترجمہ :- حضرت ابن عباس رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص ہماری جماعت سے خارج ہے جو ہمارے کم عمر پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیک کام کی نصیحت اور برے کام سے منع نہ کرے۔

ف ! اس حدیث میں چھوٹوں کو بڑوں کی تعظیم و ادب نہ کرنے پر لسان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے جو وعید ہے وہ ظاہر ہے اس سے اس کا خیال لازم ہے کیونکہ ع گفتہ او گفتہ اللہ بود۔

۹۔ عن عائشۃ رض فی حدیث طویل قالت وکان لعلی رض وجہ من الناس حیوۃ فاطمۃ رض فلما ماتت انصرفت وجوہ الناس عنہ (اخرجہ الشیخان واللفظ لمسلم)

ترجمہ :- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت فاطمہ رض کی حیات تک حضرت علی رض کی وجاہت

لوگوں کی نظریں زیادہ رہی جب ان کا انتقال ہوگیا تو لوگوں کا رخ ذرا بدل گیا:

ف : اہل طریق کی عادتِ طبعیہ ہے کہ بزرگوں کے منتسبین کو محض اس انتساب کی وجہ سے معظم سمجھتے ہیں ۔ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر حضرات صحابہ کرامؓ میں بھی طبعًا پایا جاتا تھا ۔ (التکشف عن مہمات التصوف ص ۵۳۶)

١٠۔ عن عائشۃ رضؓ قالت کنت ادخل بیتی (الیٰ قولہا) فلمّا

دفن عمر معہم وما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علیّ ثیابی

حیاء من عمر رضؓ (رواہ احمد)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضؓ کے مدفون ہونے تک تو اس حجرہ میں جس میں یہ حضرات مدفون ہیں بے تکلف چلی جایا کرتی تھی ۔ جب حضرت عمر رضؓ دفن کئے گئے پھر میں وہاں بدوں اس کے کہ میرے کپڑے مجھ پر خوب لپٹے ہوئے ہوں حضرت عمر رضؓ سے شرم آنے کی وجہ سے نہیں گئی "

ف : بزرگوں نے لکھا ہے کہ ہر مردہ کی قبر پر حاضر ہو کر اس کا اتنا ادب کرے کہ جتنا حالتِ حیات میں کرتا تھا ۔ بشرطِ عدم تجاوز عن الشرع ۔ مثلاً قبر سے اتنے فاصلہ پر بیٹھے جتنے فاصلے سے حیات میں بیٹھتا تھا ۔

(التکشف عن مہمات التصوف ص ۶۶۳)

ادب اور اس کی ضرورت

ادب کا مفہوم ادب۔ عربی زبان میں قاعدہ یا طریقہ کو کہتے ہیں۔ اصطلاح شریعۃ میں اسلام نے جو قاعدے کہ کسی کام کو کرنے کے لئے بتائے ان کا نام ادب ہے۔

ادب کی حقیقت ادب تعظیم کا نام نہیں۔ یہ تو رسمی ادب ہے۔ حقیقی ادب نام ہے راحت رسانی کا (مجالس حکیم الامت رح) یعنی انسان کسی کا ادب کرنا چاہے تو ایسے کام کرے جس سے اس کو راحت ہو اور تکلیف نہ پہنچے۔

تصوف سراسر ادب ہی کا نام ہے سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس سرہٗ کا ارشاد ہے کہ طالب طریق تصوف کو چاہیئے کہ ادب ظاہری و باطنی کو نگاہ رکھے۔ ادب ظاہری یہ ہے کہ خلق کے ساتھ بحسنِ ادب و کمال تواضع و اخلاق پیش آوے۔ اور ادب باطنی یہ ہے کہ تمام اوقات و احوال و مقامات باحق سبحانہٗ رہے۔ حسن ادب ظاہر سرنامہ ادب باطن کا ہے اور حسن ادب ترجمان عقل ہے بلکہ "التصوف کلہ ادب" دیکھو حق تعالےٰ اہل ادب کی بزرگی کی مدح فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ (الیٰ قولہ) اَجْرٌ عَظِیْمٌ۔ جو کوئی کہ ادب سے محروم ہے وہ خیرات و برکات سے محروم ہے اور جو کہ محروم از ادب ہے وہ قرب حق سے بھی محروم ہے"

(شمائم امدادیہ ص ۲ ۵ مطبوعہ لکھنؤ)

بعض مرتبہ ادب مغفرت کا سبب بن جاتا ہے

ایک شخص جاری پانی پر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا اسے معلوم ہوا کہ بائیں طرف حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ وضو کر رہے ہیں اور میرا غسالہ (استعمال شدہ پانی) ان کی طرف جا رہا ہے یہ تو ان کی بے ادبی ہے۔ اس لئے وہ ادب کی خاطر دائیں طرف سے اٹھ کر امام صاحب رح کے بائیں جانب جا بیٹھا۔ حق تعالےٰ نے اسی ادب کی وجہ سے اس کی مغفرت فرما دی۔ ادب بڑی چیز ہے۔ (ذخیر الافادات ملفوظ ۱۱۱ ص)

ادب تاجیست از فضل الٰہی
بنہ برسر برو ہرجا کہ خواہی

اسی طرح کا ایک واقعہ حضرت حکیم الامت رح سے ایک پٹواری نے بیان کیا تھا کہ ایک تیلن حیدر آباد میں بیمار ہوگئی اس کے لڑکے میرے پاس آئے اور کہا ہماری والدہ جنون میں انگریزی بول رہی ہیں۔ میں گیا تو فصیح عربی میں کہہ رہی تھی جآء الرجلان آگے بھی عربی کی کچھ عبارت تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ دو نیک خوبصورت آدمی آئے ان کو جگہ دو۔ وہ مجھے کہتے ہیں کہ اسے ہمارے نیک بندوں میں داخل کر دو۔ پٹواری نے پوچھا کہ یہ کیا نیک کام کرتی تھی۔ انہوں نے کہا کچھ بھی نہیں۔ نہ نماز نہ روزہ اور خوب لڑاکی تھی اور کہا کہ آخر ایک بات اس میں تھی جب اذان ہوتی تھی تو نہ خود کام کرتی تھی اور نہ کسی کو کرنے دیتی تھی کہ میرے مالک کا ذکر ہو رہا ہے۔ اللہ میاں کو شاید یہی پسند آگیا سب معاف کر دیا۔ (الکلام الحسن ملفوظ ۱۱۸، مجالس حکیم الامت رح ص ۸۱)

قبلہ کی طرف تھوکنے سے نسبت سلب

ایک صاحب کیفیت نے قبلہ کی طرف تھوک دیا تھا اس بے ادبی

کی وجہ سے سب کیفیت سلب ہوگئی ۔ واقعی بے ادبی بہت بری چیز ہے ۔

(خیر الافادات ملفوظ ۱۱۲)

اسی طرح کا ایک قصہ ہے کہ دو طالب علم جن کی عمر۔ خوراک۔ خاندان۔ ذہانت۔ سب یکساں بھی حفظ قرآن پاک کے لئے ایک ہی استاد کے سامنے بٹھائے گئے۔ مگر ایک طالب علم نے ایک سال میں اور دوسرے نے دو سال میں حفظ کیا۔ تحقیق کی تو یہ معلوم ہوا کہ جس طالب علم نے ایک سال میں حفظ کیا ہے وہ ہمیشہ باوضو قبلہ رو ہو کر تلاوت کیا کرتا تھا اس کی برکت سے اسے ایک سال میں حفظ ہوگیا۔ دوسرا ان باتوں کی احتیاط نہ کرتا تھا اس لئے دو سال لگے ۔

بے ادبی معاصی سے زیادہ مُضر ہے

حضرت حکیم الامت رہ فرماتے ہیں ۔ "میں بے ادبی کو معاصی سے زیادہ مُضر سمجھتا ہوں۔ یہ بھی فرمایا مشائخ اور علماء کی شان میں بے ادبی کرنے سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے کیونکہ اس کے عواقب ونتائج بہت خطرناک ہیں "

(مجالس حکیم الامت رہ بحوالہ البلاغ کراچی ربیع الاول ۱۳۹۰ھ)

حصولِ علم کیلئے کثرت مطالعہ سے زیادہ ادبِ مشائخ ضروری ہے

علمی تحقیق سے زیادہ ضرورت ادب کی ہے ۔ بلکہ بزرگان سلف کا ادب کرنے سے اللہ تعالےٰ تحقیق کی شان بھی عطا فرمادیتے ہیں اور بزرگان سلف کا ادب چھوڑ کر جو تحقیق کی جائے اس میں لغزش اور غلط فہمی کا بڑا خطرہ ہے "

(مجالس حکیم الامت رہ ص ۹۴)

علم میں برکت بزرگانِ سلف کے ادب سے ہوتی ہے

علمی تحقیق پر زور دینے سے زیادہ فکر بزرگانِ سلف کے ادب واحترام کی ہونی چاہئے۔ اس سے اللہ تعالےٰ انسان میں ایک خاص بصیرت اور تحقیق کی شان بھی پیدا فرما دیتے ہیں۔

(مجالس حکیم الامتؒ۔ البلاغ کراچی جمادی الاول ۱۳۹۱ھ)

حروف و کلمات کا بے مثال ادب

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ایک روز بیت الخلاء تشریف لے گئے پھر فوراً ہی گھبرا کر واپس آئے اور ناخن پر جو قلم کی نوک سے ایک نقطہ لگا ہوا تھا اس کو دھونے کے بعد بیت الخلاء گئے حالانکہ وہ نقطہ تھا جو عموماً لکھتے وقت قلم کی روشنائی دیکھنے کے لئے لگایا جاتا تھا۔ اور فرمایا کہ اس نقطہ کو بھی علم کے ساتھ ایک تلبس و نسبت ہے بے ادبی معلوم ہوئی کہ اس کو بیت الخلاء لے جاؤں"۔

(مجالس حکیم الامتؒ از البلاغ کراچی محرم ۱۳۹۲ھ)

موجودہ پریشانیوں میں بے ادبی کو بھی بڑا دخل ہے

مفتی اعظم پاکستان سیدی و مرشدی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا واقعہ کے حواشی میں تحریر فرماتے ہیں۔

لہ ایک بار حضرت مولانا عبدالباری لکھنویؒ نے حضرت حکیم الامتؒ کی خدمت میں عرض کیا کہ شرح صدر میں تقویٰ کو دخل ہے، فرمایا تقویٰ کو تو دخل ہے ہی۔ اس بارے میں میری ایک اور تحقیق ہے وہ یہ کہ ادب کو بہت بڑا دخل ہے یعنی بزرگوں کے ادب کو"۔ (خاتمۃ السوانح صـ۲۲)

"آج کل تو اخبار و رسائل کی فراوانی، ان میں قرآنی آیات و احادیث اور اسماء الٰہیہ ہونے کے باوجود گلی، کوچوں، غلاظتوں کی جگہوں میں بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ العیاذ باللہ العلی العظیم۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی دنیا جن عالمگیر پریشانیوں میں گھری ہوئی ہے اس میں بے ادبی کا بھی بڑا دخل ہے۔"

(ماہنامہ البلاغ کراچی۔ شوال ۱۳۹۲ھ ص ۴۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی نور اللہ مرقدہٗ "دینی مدارس کے انحطاط کے اسباب" بیان فرماتے ہوئے یوں رقمطراز ہیں۔

"ہمارے بزرگوں کو طلبہ کی صرف درسی تعلیم کا اہتمام نہ تھا۔ بلکہ دینی و اخلاقی اصلاح کا بھی اہتمام تھا۔ حضرت مولانا سراج احمد صاحب رح دارالعلوم دیوبند میں درس حدیث دیا کرتے تھے ایک دن درس کے درمیان کوئی جنازہ آگیا۔ مولانا نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو بہت سے طلبہ وضو کے لئے چلے گئے۔ نماز جنازہ سے واپس آکر لوگوں نے دیکھا کہ مولانا رو رہے ہیں۔ کسی نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ ہم نے حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حدیث و تفسیر کا سبق بلا وضو کبھی نہیں پڑھا۔ آج کل کے طلباء بلا وضو یہ اسباق پڑھتے ہیں۔"

(ماہنامہ البلاغ کراچی شوال ۱۳۹۱ھ ص ۵)

بزرگان سلف کا بے مثال ادب

حضرت سید صاحب رح کو حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رح نے حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رح کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب رح نے ایک جگہ فرمایا کہ یہاں

بیٹھے رہو۔ اتفاقاً بارش شروع ہوگئی۔ وہاں ہی بیٹھے رہے بدوں حکم نہیں اٹھے۔

(خیر الافادات ملفوظ ۱۹۶)

خود حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی کا ادب

حضرت تھانوی رح اگرچہ قطب عالم حضرت گنگوہی رح کے خواجہ تاش تھے۔ لیکن فرماتے ہیں۔

"میں حضرت گنگوہی رح کو بہت دب کر خط لکھتا تھا بوجہ کثرت ادب کے" (خیر الافادات ملفوظ ۲۷)

نیز فرماتے ہیں۔ میں نے اپنے کسی بزرگ کو ایک منٹ کے لئے بھی ناراض نہیں کیا۔ اور جتنا میرے قلب میں بزرگان دین کا ادب ہے آج کل شاید ہی کسی کے دل میں اتنا ہو" (اشرف السوانح ج ۱ ص ۶۳)

نیز ارشاد فرمایا کہ "مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے چارپائی کے پائنتی رکھ کر کھانا کھایا ہو۔ اور مجھے کبھی یاد نہیں آتا کہ میں نے اپنی چھڑی کا نچلا حصہ کبھی قبلہ رو رکھا ہو۔ اور مجھے یاد نہیں آتا کہ میں نے نوکر کو پیسہ زمین پر پھینک کر دیا ہو۔ اور مجھے یاد نہیں آتا کہ کبھی داہنے ہاتھ میں جوتا لیا ہو۔ اور مجھے یاد نہیں آتا کہ کبھی روپیہ بائیں ہاتھ میں لیا ہو"

(معرفت الٰہیہ ص ۲۵۴)

عربوں کا ادب

عربوں میں ادب بہت ہے۔ میں نے بہت دفعہ دیکھا ہے کہ جب کوئی مشورہ یا پنچایت کرتے ہیں تو الفاتحہ علی النبی ﷺ کہہ کر گفتگو شروع کرتے ہیں۔ جس کو کچھ کہنا ہوتا ہے وہ یہ لفظ کہہ کر بیان کرنے لگ جاتا ہے دوسرے بالکل خاموش ہوجاتے ہیں کیونکہ بدوں الفاتحہ علی النبی کے ان کی گفتگو شروع ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر آپس میں جنگ ہو رہی ہو تو بارہا دیکھا کہ جب کوئی کہہ دے

صلی علی النبی تو درود پڑھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔ اور یہاں تو سارا قرآن پڑھ کر دم کرو تو بھی کچھ اثر نہیں ہوتا۔ یہ بھی فرمایا کہ عربوں میں ادب بہت ہے اسی کی وجہ سے کچھ بدعات میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ (الکلام الحسن ملفوظ ۱۱)

نواب فخر یار جنگ کا ادب جدید تعلیمیافتہ نوجوانوں کے لئے ایک درس عبرت

حضرت حکیم الامت رح نے فرمایا۔

"حیدر آباد کے رئیس جو کل یہاں آئے تھے ان کا نام "فخر الدین احمد" ہے اور ان کا لقب "نواب فخر یار جنگ" ہے۔ کئی ہزار روپے ان کی تنخواہ ہے اسٹیشن سے بوجہ ادب کے پیادہ آنا چاہتے تھے مگر عرب صاحب کی خاطر جو ان کے ہمراہ تھے بہلی پر سوار ہو گئے۔ بہلی اچھی نہ تھی اس لئے عرب صاحب نے کہا اتر کر چلئے۔ میں نے اس کو خوشی سے منظور کر لیا۔ کیونکہ میری تو پہلے سے تمنا تھی کہ پیدل آؤں کیونکہ سوار ہو کر آنا خلاف ادب جانتا تھا۔ جاتے وقت میں (حکیم الامت رح) نے کہا اب تو آپ رخصت ہو کر جا رہے ہیں۔ سوار ہو کر جائیے رات کا وقت بھی ہے۔ مگر نہیں مانے۔ حیدر آباد کے لوگ بہت مؤدب ہوتے ہیں"۔

(الکلام الحسن ملفوظ ۱۳۸)

میں نے جو کچھ پایا بزرگوں کے ادب کے سبب پایا ارشاد حضرت حکیم الامت تھانوی رح

میں نے پڑھنے میں کبھی محنت نہیں کی جو کچھ اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا اساتذہ اور بزرگوں کے ساتھ ادب و محبت کا تعلق رکھنے کی بدولت عطا فرمایا۔ (اشرف السوانح۔ ج ۱ ص ۶۳)

حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ معاصر علماء میں ادب ہی کے سبب ممتاز تھے!

کسی نے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آخر حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی قدس سرہٗ نے بھی تو یہی کتابیں پڑھی تھیں جن کو سب پڑھتے ہیں۔ پھر مولاناؒ میں اتنا علم کہاں سے آیا تھا۔ اس کے اسباب میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحؒ نے کئی باتیں فرمائیں۔ منجملہ ان کے یہ بھی فرمایا کہ مولاناؒ میں ادب اور تقوےٰ بہت زیادہ تھا۔ اور استفاضۂ علم میں اس کو بڑا دخل ہے۔ چنانچہ مولانا کے ادب کی یہ کیفیت تھی کہ جب مولانا ذوالفقار علی صاحب رحؒ بیماری میں آپ کے پاس آتے تو آپ اٹھ کر بیٹھ جاتے تھے۔ ایک مرتبہ مولوی صاحب رحؒ نے دریافت کیا کہ آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ تو فرمایا کہ آپ میرے استاد ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں کہاں سے استاد ہوگیا۔ تو فرمایا کہ مولانا مملوک علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک مرتبہ کسی کام میں تھے تو آپ سے فرمایا تھا کہ ذرا ان کو کافیہ کا سبق پڑھا دیجیو۔ چنانچہ میں نے آپ سے سبق پڑھا تھا۔

دوسرا قصہ یہ ہے کہ تھانہ بھون کا ایک گندھی جس کو اہل علم سے محبت تھی۔ مجھ سے کہتا تھا کہ وہ ایک بار دیوبند مولاناؒ کی مجلس میں حاضر ہوا۔ مولاناؒ نے فارغ ہوکر پوچھا کہاں سے آئے ہو۔ اس نے کہا تھانہ بھون سے آیا ہوں۔ یہ سن کر گھبرا گئے اور کہا کہ بے ادبی ہوئی وہ تو میرے پیر کا وطن ہے آپ آئے اور میں بیٹھا رہا۔ مجھ کو معاف کیجئے۔ وہ گندھی کہتا تھا کہ میں مولاناؒ کی اس حالت کو دیکھ کر شرمندگی سے مرا جاتا تھا۔

ایک دفعہ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس اللہ سرہٗ العزیز مولاناؒ کے ادب کا ذکر فرماتے تھے کہ میں نے ایک مسودہ نقل کے لئے مولاناؒ کو دیا۔

ایک مقام پر املا میں غلطی ہوگئی تھی۔ مولانا رح اس مسودہ کو نقل کر کے لائے تو اس لفظ کی جگہ بیاض میں چھوڑ دی۔ صحیح بھی نہیں لکھا (کیونکہ یہ تو پیر کی اصلاح ہوتی۔ اور غلط بھی نہیں کیونکہ یہ کتمانِ علم تھا) اور کہا کہ اس جگہ پڑھا نہیں گیا اور غرض یہ تھی کہ دیکھ کر غلطی درست کر دیں مگر کس عنوان سے کہا۔ یہ نہیں کہا کہ غلطی ہوگئی ہے۔

(کمالاتِ اشرفیہ۔ ص ۱۵۳، ۱۵۴)

کتابِ حدیث کا ادب کرنے پر حضرت حکیم الامت رح کا اظہارِ افسوس

میں نے ایک مقام پر بچشم خود دیکھا ہے ایک صاحب نے ایک حدیث ڈھونڈنے کے لئے مؤطا امام مالک رح کا نسخہ الماری میں سے نکالا۔ اور اس کو کھڑے کھڑے فرش زور سے پٹک دیا۔ اہل مجلس میں سے ایک شخص نے کہا کہ میاں حدیث کی یہ بے ادبی ؟ تو وہ جواب میں فرماتے ہیں۔ کہ میں نے بے ادبی کیا کی ہے اس کی گرد جھاڑی ہے۔ جب قیامت میں ان کی گرد جھڑے گی تب حقیقت معلوم ہوگی۔ سو یہ اس خشک دماغی کا اضلال ہے عمل واجب میں۔ اللھم احفظنا ولنعم ما قیل۔

از خدا خواہیم توفیقِ ادب ۔۔۔ بے ادب محروم ماند از فضلِ رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد ۔۔۔ بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

از ادب پر نور گشت ست ایں فلک ۔۔۔ از ادب معصوم و پاک آمد ملک

بد ز گستاخی کسوف آفتاب ۔۔۔ خوشہ عز ازیلے ز جرأت رد باب

یعنی ہم اللہ تعالیٰ سے ادب کی توفیق طلب کرتے ہیں۔ اس لئے کہ بے ادب اللہ تعالیٰ کے فضل سے محروم ہوتا ہے۔ بے ادب نے تنہا اپنے آپ کو ذلیل

نہیں کیا بلکہ ساری دنیا میں آگ لگا دی۔ ادب کی وجہ سے آسمان پُر نور ہو گیا ہے اور فرشتے ادب کی وجہ سے معصوم اور پاک ہو گئے ہیں۔ آفتاب کا کسوف گستاخی کی وجہ سے ہو گیا۔ عزازیل بے ادبی کی وجہ سے ماندۂ درگاہ ہو گیا۔

(اصلاح انقلاب امت حصہ اوّل صہ ۸۳)

بے ادبی کے سبب ہاتھ شل ہونا

حدیث شریف میں ایک گستاخ کا قصہ آیا ہے کہ وہ بائیں ہاتھ سے کھاتا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دائیں ہاتھ سے کھانے کو فرمایا۔ تو اس نے براہِ بے ادبی کہا کہ میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کرے تو اس ... کھا ہی نہ سکے بس وہ فوراً شل ہو گیا۔

(اصلاح انقلاب امت ج ا ص ۸۳)

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے قولی و فعلی ادب کی کچھ مثالیں

ایک بزرگ صحابی رضہ سے کسی نے سوال کہ۔ تم بڑے ہو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ بڑے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں مگر عمر میری زیادہ ہے۔ کیا یہ قولیؔ ادب کا کافی نمونہ نہیں۔ اسی طرح حضرات

لہ اسی طرح سیدنا حضرت صدیق اکبر رضہ کا فعلی ادب ملاحظہ ہو کہ۔ قبا میں قیام کے وقت لوگوں نے سیدنا حضرت صدیق اکبر رضہ کو پیغمبر سمجھ کر مصافحہ کرنا شروع کیا۔ تو آپ رضہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی راحت رسانی کی خاطر سب سے مصافحہ گوارا فرمالیا مگر زبان سے کچھ نہ فرمایا۔ جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر دھوپ آگئی۔ اس وقت چادر تان کر کھڑے ہو گئے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا۔ اسی طرح غارِ ثور میں اپنے

(بقیہ حاشیہ بر صفحۂ آئندہ)

صحابہ کرام رض آپ کی طرف بے دھڑک دیکھتے تھے۔ اسی طرح ایک صحابی رض کو معلوم ہوا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کمان ہاتھ میں لی تھی۔ چنانچہ تمام عمر انہوں نے کمان کو بلا وضو مس نہ کیا۔ (اصلاح انقلاب اُمت)

جناب رسول پاک کو خود حق سبحانہ نے ادب سکھایا

حسب تصریح حدیث۔ عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ فاحسن تعلیمی واَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فاحسن تأدیبی۔ یعنی میرے رب نے مجھے تعلیم دی اور میرے رب نے مجھے ادب سکھایا سو کیا اچھا ادب سکھایا۔ اس حدیث سے ادب کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔

ادب امتثال امر کا نام ہے

ایک مرتبہ میں حضرت مولانا رفیع الدین صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت مولانا چارپائی کے پائیں کی طرف تھے مجھے سرہانے کی طرف بیٹھنے کا اشارہ فرمایا میں نے عذر کیا کہ حضرت سرہانے بیٹھنا بے ادبی ہے۔ فرمایا جب ہم خود کہتے ہیں تو اب بے ادبی نہیں۔ چنانچہ پھر میں نے انکار نہ کیا۔

اسی طرح عالمگیرؔ اور داراشکوہ کا قصہ ہے کہ دونوں تاج وتخت کی جنگ کے زمانے میں ایک بزرگ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ داراشکوہؔ پہلے حاضر ہوئے ان بزرگ نے شاہزادے کی خاطر اپنی مسند چھوڑ دی۔ اور فرمایا شاہزادے یہاں بیٹھو! داراشکوہ نے تواضعاً انکار کیا۔ انہوں نے دوبارہ فرمایا پھر بھی عذر کیا کہ میری کیا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) آپ کو ڈسوالیا مگر اف تک نہ کی کہ کہیں آپ کے آرام میں خلل پڑے

مجال کہ بزرگوں کی جگہ اپنا قدم رکھوں ۔ فرمایا بہت اچھا اور خود اپنی مسند پر بیٹھ گئے ۔ چلتے ہوئے داراشکوہ نے بادشاہت میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کی تو فرمایا شاہزادے ہم تو تم کو گدی پر بٹھا رہے تھے مگر افسوس تم نے اس کو رد کر دیا ۔ داراشکوہ کو اپنی غلطی کا بڑا رنج ہوا۔

ان کے بعد عالمگیر بھی حاضر خدمت ہوئے ۔ بزرگ نے ان کے واسطے بھی مسند چھوڑ دی ۔ اول تو انہوں نے بھی عذر کیا مگر جب انہوں نے دوبارہ کہا تو چونکہ صاحب علم تھے ۔ اس لئے الامر فوق الادب کہہ کر امتثال امر کیا اور مسند پر جا بیٹھے چلتے ہوئے انہوں نے بھی تاج و تخت کی دعا کی درخواست کی تو فرمایا تخت تو آپ کو مل گیا ۔ مبارک ہو۔

(آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب ص ۱۸-۱۹)

دیکھو محض امتثال امر سے اورنگ زیب عالمگیر رح کو تخت مل گیا ۔ اس حکایت سے معلوم ہوا کہ جو مشائخ یا اساتذہ اپنے آنے کھڑے ہونے کے وقت منع کرتے ہیں تو اس وقت کھڑا نہ ہونا ہی بہتر ہے ۔ کیونکہ اس میں امتثال امر ہے ۔

ادب کا مدار عُرف پر ہے

مولانا محمد اسماعیل صاحب شہید رح نے ایک عالم کو بطور لطیفہ کے خاموش کر دیا تھا ۔ چنانچہ آپ نے اس سے سوال کیا کہ اگر کوئی شخص فرش پر بیٹھا ہو اور قرآن پاک کو رحل پر رکھے ہوئے پڑھ رہا ہو اور دوسرا پلنگ پر پیر لٹکائے بیٹھ جائے یہ جائز ہے یا نہیں ؟ مولوی صاحب نے کہا کہ جائز نہیں ۔ کیونکہ اس میں قرآن پاک کی بے ادبی ہے ۔ مولانا اسمٰعیل صاحب نے کہا کہ اگر قرآن کے سامنے کوئی کھڑا ہو جائے تو یہ کیسا

ہے ؟ مولوی صاحب نے کہا یہ جائز ہے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دونوں صورتوں میں فرق کیا ہے۔ چارپائی پر بیٹھنے میں اگر بے ادبی پیروں کی ہے تو پیر تو پلنگ پر بیٹھنے والے کے بھی نیچے ہیں۔ اور اگر بے ادبی سرین کے اونچے ہونے سے ہے تو سرین کھڑے ہونے والے کے بھی اونچے ہیں۔ تو وہ مولوی صاحب حیران ہو کر خاموش ہو گئے۔ اگر فقیہ ہوتے تو کہہ دیتے کہ ادب کا مدار عرف پر ہے۔ اور عرف میں پہلی صورت کو بے ادبی اور دوسری صورت کو ادب شمار کیا جاتا ہے۔

(آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب)

ظاہری آداب سے باطنی آداب پیدا ہوتے ہیں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھانے پینے اور بیٹھنے اٹھنے وغیرہ کے آداب بیان فرمائے ہیں اس کا سبب یہ ہے کہ ظاہری آداب سے باطنی آداب پیدا ہوتے ہیں۔ اگر ظاہری ہیئت پر رعونت و تکبر برستا ہے تو دل تک بھی اس کا چھینٹا ضرور پہنچے گا۔ اور اگر ظاہری حالت منکسرانہ ہے تو دل میں انکسار اور خشوع کے آثار نمایاں ہوں گے۔

(ضرورت التوبہ ص ۲۰)

اس لئے چند آداب لکھے جاتے ہیں۔ بشرط زندگی و فرصت انشاء اللہ اس میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ خداوند قدوس سب مسلمانوں کو اس پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ اللھم وفقنا لما تحب و ترضی من القول والعمل والفعل والنیۃ والھدی انک علی کل شیئ قدیر ۔ آمین ۔

حق سبحانہٗ تعالیٰ کا ادب سب سے زیادہ ضروری ہے

حق سبحانہٗ تعالیٰ کی ذات وصفات کے متعلق موافق

قرآن وحدیث کے اپنا اعتقاد رکھے۔ عقائد و اعمال اور معاملات و اخلاق میں جو ان کی مرضی کے موافق ہو اختیار کرے اور جو ان کے نزدیک ناپسندیدہ ہو اس کو ترک کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا و محبت کو سب کی رضا و محبت پر مقدم رکھے اور جس سے محبت یا بغض رکھے یا کسی کے ساتھ احسان یا دریغ کرے سب اللہ کے واسطے کرے۔

(حقوق الاسلام ص)

مقصد یہ ہے کہ حق سبحانہٗ کی رضا کی خاطر کسی کی پرواہ نہ کرے جو بالکل اس کا مصداق ہے۔

ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد
فدائے یک تن بیگانہ کآشنا باشد

حق سبحانہٗ کی شان میں موہم الفاظ کا استعمال خلاف ادب ہے

جس بات سے اللہ تعالیٰ منزہ ہیں اور اس کا ثبوت حقیقتاً اللہ تعالیٰ کے لئے محال اور خلاف شان ہے۔ مثلاً ان کی ابنیت وغیرہ کا دعویٰ اس کے ایہام سے بھی بچنا واجب و لازم ہے۔ کیونکہ موہم الفاظ کا استعمال کرنا خلاف ادب ہے۔ (آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب ص)

حق سبحانہ کی شان میں صیغۂ واحد کا استعمال خلاف ادب نہیں

کیونکہ عرف ہو گیا ہے اور عرف میں اللہ تعالیٰ کے لئے غالباً صیغۂ واحد اس لئے استعمال کیا گیا ہے کہ اس میں توحید کی زیادہ دلالت ہے۔ مگر مجھے اپنے استاذ حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سے صیغۂ جمع کے استعمال کی عادت ہو گئی ہے کیونکہ مولانا ہمیشہ یوں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔ (آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب ص۹)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپؐ کا اسم مبارک کسی سے سنے تو درود شریف پڑھے ورنہ زبان سے صلی اللہ علیہ وسلم ضرور کہے۔ اسی طرح آپؐ کا نام نامی اسم گرامیؐ لکھتے وقت صلی اللہ علیہ وسلم پورا ضرور لکھے صرف صلعم یا ؐ پر اکتفا نہ کرے۔ آج کل اس میں بڑی کوتاہی سے کام لیا جا رہا ہے۔ کم از کم صلی اللہ علیہ وسلم لکھنے یا کہنے میں کیا دیر لگتی ہے مگر اس کے سبب حق شانہٗ کی دس رحمتوں کا مستحق بن جاتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ آپ کی عظمت و محبت کو دل میں جگہ دے اس کی برکت سے اتباع سنت بالکل آسان معلوم ہو گا۔ اور احکام شریعت میں اعتراضات اور دل میں شبہات پیدا نہ ہوں گے۔ کیونکہ جس کی عظمت (مثلاً گورنمنٹ کی) دل میں ہوتی ہے اس کے احکام میں اعتراض نہیں پیدا ہوتے۔

☆☆☆

ؔ اہل ادب کے طریق میں یہ بھی ہے کہ جب آپ کے نام کے ساتھ | صلی اللہ علیہ وسلم | کے کاٹنے کی ضرورت ہو تو بجائے کاٹنے کے دائرہ لگا دیتے ہیں۔ (الکلام الحسن)

آداب زیارت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی توقیر و ادب واجب ہے۔ حضرت امام مالکؒ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام وفات کے بعد بھی وہی ہے جو حالت حیات میں تھا اس لئے روضۂ اقدسؐ کے پاس بلند آواز سے بولنا منع ہے۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ص ۴۴)

وفاء الوفاء میں علامہ سمہودیؒ ایک مستقل فصل فی آداب الزیارت والمجاورت میں یوں رقمطراز ہیں "اور آداب زیارت میں سے ہے کہ دیوار کو ہاتھ لگانے، بوسہ دینے اس کا طواف کرنے اور اس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے سے اجتناب کرے"۔

علامہ نوویؒ نے کہا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کا طواف جائز نہیں۔ اور قبرِ اقدس کے ساتھ پیٹ اور پیٹھ کا مس کرنا مکروہ ہے۔ حلیمیؒ وغیرہ نے کہا ہے کہ قبرِ اقدس کی دیوار کو ہاتھ لگانا اور بوسہ دینا مکروہ ہے۔ بلکہ ادب یہ ہے کہ اس سے دور رہے جیسا کہ آپ کی حیاتِ مقدسہ میں آپ سے دور رہتا۔ اور یہی صواب و صحیح ہے۔ چنانچہ مروی ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر اقدس پر ہاتھ رکھتے دیکھا تو اس سے روکا اور فرمایا کہ ہم عہدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس فعل کو اچھا نہ جانتے تھے"۔

حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ادب

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ادب و احترام از حد ضروری ہے۔ کیونکہ

(حاشیہ بر صفحہ آئندہ)

ان کے توسط سے ہی ہم تک دین پہنچا ہے اس لئے ان کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ "جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کے ساتھ ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کے ساتھ ان سے بغض رکھا۔ اور جس نے ان کو ایذاء پہنچائی اس نے مجھے ایذاء پہنچائی۔ اور جس نے مجھے ایذاء پہنچائی اس نے اللہ تعالےٰ کو ایذاء پہنچائی۔ اور جو اللہ کو ایذاء پہنچانا چاہے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو عذاب میں پکڑلے"

(جمع الفوائد ج ۲ ص ۴۹۱)

مشاجرات صحابہ رضؓ میں کسی صحابی رضؓ کی شان میں کوئی کلمہ خلاف ادب نہ نکالے بلکہ ان سے حسن ظن رکھے۔ اور حضرت عمر بن عبد العزیز رضؓ کے اس قول کو ہمیشہ نظر میں رکھے کہ۔ یہ ایسے خون ہیں جن سے اللہ تعالےٰ نے ہمارے ہاتھوں کو پاک رکھا ہے اسلئے چاہیئے کہ ہم اپنی زبانوں کو بھی پاک رکھیں (اور برا کہہ کر گندہ نہ کریں)" ہر صحابی کا نام لینے سے پہلے لفظ "حضرت" ضرور پڑھنا اور لکھنا چاہیئے۔ اور نام کے بعد "رضی اللہ عنہ" اور صحابیہ کے نام کے بعد "رضی اللہ عنہا" پورا پڑھنا اور لکھنا چاہیئے۔ صرف "رضؓ" لکھنے پر اکتفا نہ کرے۔ آج کل اسی میں بڑا تساہل سے کام لیا جا رہا ہے۔

حضرات اہلبیت رضؓ کا ادب

حضرات صحابۂ کرام رضؓ کی طرح حضرات اہلبیت رضؓ کا بھی ادب کرنا چاہیئے۔ جتنے آداب حضرات صحابہ کرام رضؓ کے بیان ہوئے ہیں حضرات اہلبیت رضؓ کے بھی یہی آداب ملحوظ نظر رکھنا چاہیئے اور دل میں ان سے محبت وعظمت رکھے۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی محبت کو اپنی محبت فرمایا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب ﷺ"

قرآن مجید کا ادب

قرآن مجید کا بہت ہی ادب کرنا چاہیئے۔

۱۔ اس کی طرف پاؤں نہ کرو۔

۲۔ اس کی طرف پیٹھ نہ کرو۔

۳۔ اس سے اونچی جگہ پر مت بیٹھو۔

۴۔ اس کو زمین یا فرش پر مت رکھو بلکہ رحل یا تکیہ پر رکھو۔

۵۔ اگر وہ پھٹ جائے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر یا پاک جگہ جہاں پاؤں نہ پڑے دفن کر دو[۱]۔ (حیٰوۃ المسلمین ص۱۱۶)

اوراق قرآن کہنہ جو ناقابل تلاوت ہو جاویں ان کو پاک پارچہ میں باندھ کر قبرستان کے کسی محفوظ جگہ میں دفن کر دینا مناسب ہے۔ اوراق کی تمزیق (چیرنا پھاڑنا) خلاف ادب و احترام ہے۔ (کمالات اشرفیہ ص۲۱۶)

۶۔ قرآن پاک کا ضروری ادب یہ ہے کہ اس کو بلا وضو ہاتھ نہ لگایا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہے لا یمسہ الا المطہرون۔

۷۔ بعض لوگ قرآن مجید سے بچوں کے نام نکلواتے ہیں۔ اور بعض اس سے فال

---

[۱] حضرت حکیم الامت تھانوی رح کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کو پاک جگہ دفن کیا جائے مگر اس پر بغیر کسی حائل کے مٹی نہ ڈالی جائے بلکہ جس طرح میت کی قبر میں تختے یا پتھر کی سلیں وغیرہ رکھ کر اس پر مٹی ڈالی جاتی ہے۔ قرآن مجید کی تدفین میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جائے۔ کیوں کہ اس صورت میں ادب و احترام اور اعزاز و اکرام زیادہ ہے۔

نکالتے ہیں۔ یہ دونوں کام خلافِ ادب ہیں۔ قرآن پاک اس مقصد کے لئے نازل نہیں ہوا۔ تفصیل کے لئے دیکھئے (اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۵۵ تا ۵۰)

۸۔ قرآن مجید کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس موجودگی میں ہمبستری نہ کرے۔ اور اگر ایسا کرنا چاہے تو قرآن مجید کو ڈھانپ دے۔ چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے

وان لا یجامع بحضرتہ فان اراد سترہ۔

آدابِ تلاوت

آداب تلاوت بہت ہیں مگر طریق ذیل سب کا جامع ہے۔

۱۔ جب قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے۔ وضو کرکے روبقبلہ اگر سہل ہو ورنہ جیسے موقع ہو خشوع کے ساتھ بیٹھے۔

۲۔ یہ تصور کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے فرمائش کی ہے کہ قرآن پڑھ کر سناؤ۔

۳۔ یہ تصور کرے کہ اگر کوئی مخلوق مجھ سے ایسی فرمائشیں کرتی تو میں کیسا پڑھتا۔ تو خدا تعالیٰ کی فرمائش کی تو زیادہ رعایت چاہیے۔ اور اس کے بعد تلاوت، شروع کرے۔ (اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۵۲)

۔ بعض لوگ گاگا کر پڑھتے ہیں۔ اور بعض نے ایک اور طریق اختراع کیا ہے کہ ایک قاری ایک آیت پڑھتا ہے۔ دوسرا اس سے اگلی آیت اور تیسرا اس سے اگلی۔ واضح ہو کہ یہ سب ادب قرآن کا ضائع کرنا ہے۔ اس میں تغنی مذموم اور قطع کلمات واختلال نظم یہ مفاسد علیحدہ رہے۔ (اصلاح انقلاب امت ج ۱ ص ۵۲)

آدابِ مسجد

۱۔ مسجد میں نماز باجماعت کا اہتمام کرے۔

۲۔ مسجد کی تعمیر ومرمت میں حرام مال نہ لگانا۔

۳۔ مسجد میں جھاڑو دینا۔ اور کوڑا کباڑ باہر نکالنا۔

۴ - جمعہ کے دن مسجد میں دھونی دینا۔

۵ - مسجد میں دنیا کی باتیں نہ کرنا۔

۶ - مسجد کا باطنی ادب یہ ہے کہ وہاں دنیا کے کام نہ کرے (باہر کھوئی ہوئی چیز کو مسجد میں تلاش نہ کرے۔

۷ - چکر سے بچنے کے لئے مسجد کو راستہ نہ بنانا۔

۸ - مسجد میں کچا لہسن، پیاز وغیرہ کھا کر نہ جانا۔

۹ - مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں اندر رکھنا اور یہ دعا پڑھنا۔
- اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ۔

۱۰ - مسجد میں داخل ہونے کے بعد دو رکعت نفل تحیۃ المسجد پڑھنا۔

۱۱ - مسجد میں زیادہ نوافل۔ ذکر اور تلاوت وغیرہ میں مشغول رہنا۔

دلائل آیاتِ قرآنی و احادیث نبویہ کے لئے دیکھئے۔ (حیٰوۃ المسلمین صفحہ ۱۹۷/۲۰۷)

آداب ذکر

۱ - حرام غذا۔ لباس وکسب سے بچے۔

۲ - نیت خالص رکھے یعنی نمائش وغیرہ نہ ہو۔

۳ - پاک صاف ہو خود بھی، لباس بھی اور مکان بھی۔

۴ - وضو کرے۔

۵ - قبلہ رو بیٹھے۔

۶ - قلب اور جوارح میں حتی الامکان خشوع وخضوع پیدا کرے۔

۷ - امید غالب قبولیت کی رکھے۔

(اورادِ رحمانی)

آداب دعاء

جو ذکر کے آداب ہیں وہی دعا کے بھی آداب ہیں۔ مع ان زائد آداب کے۔

۱۔ نامشروع مطلوب کے لئے دعا نہ کرے۔

۲۔ ایک دعا کم از کم تین بار کرے۔

۳۔ اگر ظاہرًا قبول میں توقف ہو جائے تو تنگ آکر دعا کرنا نہ چھوڑے (اورادِ رحمانی)

۴۔ دعا کے اول و آخر ضرور درود شریف پڑھے۔ اس کی برکت سے انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ (زاد السعید)

استفتاء کے آداب

۱۔ سوال کی عبارت اور خط بہت صاف ہو۔

۲۔ حتی الامکان فضول اور غیر متعلق باتیں اس میں نہ لکھیں۔

۳۔ اپنا پتہ اور نام صاف لکھیں۔ بلکہ جوابی لفافہ پر اپنا مکمل پتہ تحریر کر کے اندر رکھیں۔ بلکہ اگر سوال دستی بھی بھیجیں تب بھی جوابی لفافہ ضرور ہو۔ شاید اس وقت مسئلہ کا فورًا جواب نہ لکھا جائے تو بعد میں ڈاک سے بھیج دیا جائے۔

۴۔ استفتاء کے لئے ہمیشہ لفافہ استعمال کریں کارڈ نہ بھیجا کریں۔

(اصلاح انقلاب امت ج ا ص ۳۲)

امام مقرر کرنے کے آداب

اس کا بھی التزام رکھیں کہ جب کسی مسجد میں امام مقرر کریں کسی ماہر کو اس کی متعدد سورتیں سنوا دی جائیں۔ اگر وہ صحت کی تصدیق کر دیں تو بہتر ورنہ کسی ماہر کو تلاش کریں۔ اگر ارزاں نہ ملے گراں لا دیں۔ کیسی ظلم کی بات ہے کہ ہر دنیوی کام کے لئے ذی ہنر اور ذی لیاقت آدمی کو ڈھونڈا جاتا ہے۔ حتی کہ لوہار، معمار اور گانے بجانے والے تک۔ مگر امامت کے لئے اس

کو منتخب کرتے ہیں جو کسی مصرف کا نہ ہے۔ (اصلاح انقلاب امت ج ا ص ۴۴۳)

اسی طرح امام مقرر کرتے وقت اس کی ظاہری حالت اتباع سنت وغیرہ اور اخلاق معلوم کرنا بھی ضروری ہے ورنہ بعد میں سب امام بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔

آداب مجلس

جب مجلس جمی ہو اور گفتگو ہو رہی ہو تو سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہیے بعض لوگ السلام علیکم کہہ کر لٹھ مار دیتے ہیں اور پھر ایک طرف سے مصافحہ شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے گفتگو کا سارا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور تمام مجمع پریشان ہو جاتا ہے یہ مجلس کے آداب کے خلاف ہے۔

(ملفوظات کمالات اشرفیہ ص ۲۲۴)

اسی طرح مجلس کے آداب میں یہ بھی ہے کہ جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے دوسروں کو پریشان نہ کرے اور صدر مجلس اٹھ جانے یا کھڑے ہونے کا حکم دے تو تعمیل کرے۔ اسی طرح بعض لوگ مجلس میں بزرگوں کے پوچھنے پر جواب نہیں دیتے یہ سخت بے ادبی ہے۔ اسی طرح دیر سے جواب دے کر انتظار کی تکلیف پہنچانا بھی بے ادبی ہے۔

(کمالات اشرفیہ ص ۴۱)

مجلس میں ناک بھوں چڑھا کر نہ بیٹھو۔ حاضرین سے ہنستے بولتے رہو البتہ خلاف شرع کسی بات میں شریک نہ ہو۔

آداب معلم

حدیث میں ہے وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُوْنَ مِنْهُ۔ (رواہ الطبرانی فی الاوسط) یعنی جس سے تم علم سیکھتے ہو اس کے ساتھ تواضع سے پیش آؤ۔ اس لئے استاد کا توقیر و احترام واجب ہے۔ اس کے ساتھ گفتگو میں آداب ملحوظ رکھے۔ اس کی خدمت میں بلا اذن نہ جاوے۔ اس

کی تقریر کو بالکل خاموشی اور توجہ سے سنے اور اگر استاد کسی بات پر ناراض ہوجائے تو اسے خوش کرے۔ ..... (دلائل کے لئے دیکھو حقوق المعلم والمتعلم ص ۱۳ تا ۲۰)

استاذ کا حق پیر سے مقدم ہے۔ میں نے طلباء دیوبند سے کہا تھا کہ استاد کا ادب کرو اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ پھر میں نے خود اس پر شبہ کیا کہ اگر تم کہو ہم حضرت مولانا محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ادب کرتے ہیں تو جواب یہ ہے کہ استاد ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ بزرگ ہونے کی وجہ سے۔ ورنہ استاد تو اور بھی ہیں۔ اور بزرگوں کا ادب اس واسطے کرتے ہیں کہ ان کے ناراض ہونے سے نقصان ہوگا۔ میں نے اصلاح القلوب میں ثابت کیا ہے کہ والدین کا حق سب سے مقدم ہے۔ بعد میں استاذ اور پیر کا۔ مگر لوگ برعکس کرتے ہیں۔ سب سے اول پیر کا حق جانتے ہیں اس کے بعد استاد اور باپ تو نرا باپ ہے۔

(الکلام الحسن ملفوظ ۳)

والدین کے آداب

والدین کے آداب یہ ہیں۔

۱۔ ان کو ایذاء نہ پہنچائے اگرچہ ان کی طرف سے کوئی زیادتی ہو۔

۲۔ قولاً و فعلاً ان کی تعظیم کرے۔

۳۔ مشروع امور میں ان کی اطاعت کرے۔

۴۔ اگر ان کو حاجت ہو تو مال سے ان کی خدمت کرے۔ اگرچہ وہ دونوں کافر ہوں۔

(حقوق الاسلام ص ۱۰)

قرآن پاک میں ہے فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ یعنی ان کو اف تک نہ کہو۔ حقیقت

اس نہی کی ایذائے والدین سے منع کرنا ہے۔ پس جہاں تافیف موجب ایذار ہو وہاں حرام ہے۔ اور اگر تافیف موجب ایذار نہ ہو تو حرام نہیں۔ مثلاً کسی قوم کے عرف میں کوئی لفظ موجب ایذا ہے وہاں وہ تلفظ حرام ہوگا۔ دوسری قوم کے نزدیک وہ لفظ موجب ایذار نہیں وہاں وہی لفظ حرام نہ ہوگا۔ کیوں کہ حکم کا مدار ایذار پر ہے۔

"آداب المصاب لتسلیۃ الاحباب۔ ص ۷"

غیر مشروع امور میں والدین کی اطاعت لازم نہیں۔ احکام شریعت کے خلاف اگر والدین کوئی کام کہیں تو اس میں ان کی اطاعت لازم نہیں۔ مثلاً والدین مشتبہ مال کھانے کو کہیں تو کھانا واجب نہیں۔ بلکہ اس کے خلاف ضروری ہے۔ کیونکہ لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق۔ (بخاری) کہ خدا کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت ضروری نہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھو "ازالۃ الرین عن حقوق الوالدین۔ ص ۱۴)

کھانے کے آداب

۱۔ کھانے کے قبل اور بعد بھی ہاتھ دھوؤ اور کلی کرو۔

۲۔ کھانا سب مل کر کھاؤ اس سے برکت ہوتی ہے۔

۳۔ کھانا چھوڑ کر دستر خوان سے اٹھنا خلاف[1] ادب ہے۔ اگر دوسرے ساتھی کھا رہے ہوں تو آہستہ آہستہ ان کا ساتھ دو۔

۴۔ کھانا تواضع کے ساتھ بیٹھ کر کھاؤ متکبروں کی طرح تکیہ لگا کر مت کھاؤ۔

۵۔ اگر ہاتھ سے لقمہ چھوٹ کر گر جائے تو اس کو اٹھا کر صاف کر کے کھا لو تکبر

---

[1] یعنی کھانا کھا کر اپنے اٹھنے سے پہلے دستر خوان اٹھوانا چاہئے۔

مت کرو۔ یہ سرکاری نعمت ہے۔ ہر شخص کو نصیب نہیں ہوتی۔

۶۔ بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ البتہ اگر برتن میں کھانے کی چیز کئی قسم کی ہے۔ مثلاً کئی طرح کا پھل میوہ۔ شیرینی تو اس وقت جس طرف سے چاہو اٹھالو۔

۷۔ اگر برتن میں سالن رہ جائے تو اس کو صاف کرلو اس سے برکت ہوتی ہے۔

۸۔ جس چیز میں سب انگلیاں نہ لگانی پڑیں اس کو تین انگلیوں سے کھاؤ اور انگلیاں چاٹ لیا کرو۔

۹۔ بہت جلتا مت کھایا کرو۔ اس سے نقصان ہوتا ہے۔

۱۰۔ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اپنے مولیٰ کا شکر کرو۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ کہنا مسنون ہے اگر اتنا یاد نہ کرسکے تو الحمد للہ تو ضرور کہہ لیا کرو۔

(تعلیم الدین ص ۸۱ تا ۸۳)

پانی پینے کے آداب

۱۔ پانی پینے سے پہلے بسم اللہ اور پینے کے بعد الحمد للہ کہو۔

۲۔ پانی ایک سانس میں مت پیو۔ تین سانس میں پیو۔ اور سانس لینے کے وقت برتن منہ سے جدا کرلو۔

۳۔ مشک سے منہ لگا کر پانی مت پیو۔ اسی طرح جو برتن ایسا ہو جس سے دفعۃً زیادہ پانی آنے کا احتمال ہو یا یہ اندیشہ ہو کہ اس میں سے کوئی سانپ، بچھو نہ آجائے اس میں سے پانی مت پیو۔

۴۔ بلا ضرورت کھڑے ہو کر پانی مت پیو۔ پانی اگر دوسروں کو پلاتا ہو تو داہنے والوں کو پہلے دو۔ اس طرح دور ختم ہونا چاہیئے۔

۵۔ چاندی اور سونے کے برتن میں کھانا پینا حرام ہے۔ (تعلیم الدین ص ۸۳/۸۴)

میزبان کے آداب

۱۔ مہمان کے آتے ہی خندہ پیشانی سے ملو۔

۲۔ اس کے آنے کے بعد اس کو ٹھہرانے کا انتظام کرو۔

۳۔ اچھے طعام سے اس کی تواضع کرو۔

۴۔ اس کی راحت کا خیال رکھو۔ مہمان کو پیشاب پاخانے کی جگہ دکھلا دینا چاہیئے تاکہ اچانک ضرورت ہونے پر اس کو تکلیف نہ ہو۔

۵۔ مہمان کے رخصت ہوتے وقت اس کو گھر کے دروازے تک پہنچانا چاہیئے۔

۶۔ کھانے پینے کی چیز اس کے پاس لے جاتے وقت ڈھانپ کر لیجانا چاہیئے۔

مہمان کے آداب

۱۔ مہمان کو چاہیئے کہ اگر مرچ کم کھانے کا عادی ہو یا پرہیزی کھانا کھاتا ہو تو پہنچتے ہی میزبان کو اطلاع کر دے۔

دسترخوان پر کھانا آنے کے بعد نخرے کرنا خلاف ادب ہے۔ (مجالس حکیم الامتہ)

۲۔ میزبان سے کسی ایسی چیز کی فرمائش نہ کرے جس کو پورا کرنا مشکل ہو۔

۳۔ مہمان کو چاہیئے کہ اگر پیٹ بھر جائے تو تھوڑا سا سالن روٹی دسترخوان پر ضرور چھوڑ دے تاکہ گھر والوں کو شبہ نہ ہو کہ مہمان کو کھانا کم ہو گیا ہے۔ اس سے وہ شرمندہ ہوتے ہیں۔ (آداب المعاشرت ص ۲۸)

سونے کے آداب

۱۔ شام کے وقت بچوں کو باہر مت نکلنے دو۔ اور شب کو بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کر دو۔ برتنوں کو ڈھانک دو۔

اور سوتے وقت چراغ گل کردو۔

۲۔ سونے سے پہلے اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی ۔ پڑھنا مسنون ہے۔

۳۔ بیدار ہونے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانِیْ بَعْدَ مَا اَمَاتَنِیْ وَاِلَیْہِ النُّشُوْرُ ۔ پڑھنا مسنون ہے۔

۴۔ سوتے وقت آگ وغیرہ اچھی طرح دبا دینا چاہئے۔ (تعلیم الدین ص ۸۴)

لباس کے آداب

۱۔ کپڑا داہنی طرف سے پہننا شروع کرو۔ مثلاً داہنی آستین پہلے پہنو۔

۲۔ اپنی وضع چھوڑ کر دوسری قوموں کی وضع ولوشش مت اختیار کرو۔

۳۔ کپڑا پہن کر اپنے مولٰے کا شکر ادا کرو۔ نیا کپڑا پہننے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ بطور شکر پڑھنے سے گناہوں سے مغفرت بھی ہو جاتی ہے۔

۴۔ ایک جوتا پہن کر چلنا خلافِ ادب ہے۔

۵۔ مردوں کو ٹخنوں سے نیچے کرتا یا پاجامہ یا لنگی پہننا ممنوع ہے اور جان بوجھ کر لٹکانا گناہ ہے۔

۶۔ جوتا پہننے میں اگر ہاتھ سے کام لینا پڑے تو کھڑے ہو کر مت پہنو۔

۷۔ جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں اور پھر بائیں پاؤں میں۔ اور اتارنے میں پہلے بائیں پاؤں میں سے اتارو پھر دائیں پاؤں سے۔

۸۔ مردوں کو عورتوں کا لباس۔ اور عورتوں کو مردوں کا لباس پہننا اور شکل بنانا حرام ہے

۹۔ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا حرام ہے مگر چاندی کی انگوٹھی میں مضائقہ نہیں جبکہ

۴½ ماشے سے کم ہو۔

۱۰۔ عورت کو باریک کپڑا پہننا گویا ننگا پھرنا ہے۔ (تعلیم الدین۔ص ۸۴)

عیادت کے آداب

۱۔ جب کسی مریض کے پاس جاؤ تو اسے تسلی دو کہ انشاءاللہ مرض جاتا رہے گا۔ اور ایسی بات نہ کرو جس سے اس کا دل ٹوٹے۔

۲۔ عیادت کی سنت یہ ہے کہ مریض کے پاس اتنی دیر نہ بیٹھے جس سے اس کو یا اس کے گھر والوں کو پریشانی ہو۔ "مشکوۃ میں حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کیا ہے کہ افضل ترین عیادت یہ ہے کہ بیمار پرسی کرنے والا جلدی اٹھ کر چلا جائے"

(تراشے از حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ مدیر ماہنامہ البلاغ کراچی رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ)

مسلمان بھائی کا عیب ظاہر کرنے کے آداب

ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے المؤمن مرأۃ المومن۔ یعنی مومن آئینہ ہے مومن کا" اور عسکری کی بعض روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ۔ تم میں ہر شخص اپنے بھائی کا آئینہ ہے۔ سو جب اس میں کوئی بات (عیب کی) دیکھے تو اس کو آئینہ کی طرح دور کر دے"

ف: اس میں اپنے بھائی کے عیب پر مطلع ہونے کا ادب (بتلایا گیا ہے کہ صاحب عیب کو تو بتلا دے اور کسی پر ظاہر نہ کرے (جیسے آئینہ کی یہی شان ہے،

(التشرف بمعرفت احادیث التصوف ۔ ص ۲۵۲)

قسم کے آداب

۱۔ غیر اللہ کی قسم نہ کھائے۔

۲۔ اللہ کی قسم کھائے تو سچ کھائے۔

۳۔ زیادہ قسم نہ کھائے کہ اس میں اللہ تعالےٰ کے نام کی بے حرمتی ہے۔

۴۔ اگر شرع کے موافق کسی امر پر قسم کھائی ہے تو اسے پورا کرے۔ اور اگر خلاف شرع مثلاً کسی گناہ یا کسی پر ظلم یا حق تلف کرنے کی قسم کھائی ہے تو اسے توڑ ڈالے اور اپنی قسم کا کفارہ دے۔

۵۔ کسی کا حق مارنے کے واسطے جھوٹ اور سچ کی قسم نہ کھائے۔

(تفصیل کے لئے دیکھو "فروع الایمان")

آداب خط وکتابت

۱۔ سنت خط کی یہ ہے کہ اول اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا خواہ مکتوب الیہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اور مسلم ہو یا کافر۔ اور اس میں عقلی مصلحت یہ ہے کہ آخر میں اپنا نام لکھنے سے بعض اوقات ذہول ہو جاتا ہے اور طبعی مصلحت یہ ہے کہ مکتوب الیہ کو پہلے سے معلوم ہو جائے کہ خط لکھنے والا کون ہے۔ (کشکول۔ ص ۳۲، ۳۴)

۲۔ خط کی عبارت اور مضمون اور خط بہت صاف[1] ہو۔

۳۔ ہر خط میں اپنا پورا پتہ لکھنا ضروری ہے۔ مکتوب الیہ کے ذمہ نہیں ہے کہ اس

---

[1] کیونکہ اگر خط صاف نہ لکھے گا تو مکتوب الیہ کو زحمت ہوگی اور کسی کو تکلیف ایذاء پہنچانا حرام ہے۔ احقر قریشی غفرلہ۔

کو حفظ یاد رکھا کرے۔

۴- اگر کسی خط میں پہلے کے کسی مضمون کا حوالہ دینا ہو تو پہلا خط بھی اس مضمون پر نشان بنا کر ہمراہ بھیجے تاکہ سوچنے میں تعب نہ ہو اور بعض اوقات یاد ہی نہیں آتا۔

۵- ایک خط میں اتنے سوالات نہ بھر دے کہ مجیب پر بار ہو۔ چار پانچ سوالات بھی بہت ہیں۔ بقیہ جواب آنے کے بعد پھر بھیج دے۔

۶- کثیر المشاغل مکتوب الیہ کو پیام و سلام پہنچانے سے معاف رکھے۔ اسی طرح اپنے معظم کو بھی تکلیف نہ دے۔ خود ان لوگوں کو براہ راست جو لکھنا ہو، وہ لکھ دے۔ اور جو کام مکتوب الیہ کے لئے مناسب نہ ہو اس کی فرمائش لکھنا تو اور بھی بدتمیزی ہے۔

۷- اپنے مطلب کے لئے بیرنگ خط نہ لکھے۔

۸- بیرنگ جواب بھی نہ منگوائے۔ بعض اوقات یہ شخص ڈاکیہ کو نہیں ملتا اور وہ اس خط کو واپس کر دیتا ہے۔ تو بلا ضرورت مجیب پر تاوان پڑتا ہے۔

۹- جوابی رجسٹری بھیجنا خلاف تہذیب ہے۔ حفاظت میں تو غیر جوابی رجسٹری کے برابر ہوتی ہے۔ پھر اتنی بات اس میں زیادہ ہے کہ مکتوب الیہ لے کر انکار نہیں کر سکتا۔ سو ظاہر ہے کہ اپنے معظم کو بھیجنا، گویا اس کے یہ معنی ہوئے کہ اس پر بھی جھوٹ بولنے کا شبہ کیا جاتا ہے۔ سو کتنی بڑی بے ادبی ہے۔

(آداب المعاشرت۔ ص ۲۷، ۲۸)

۱۰- کسی کا خط جس کے تم مکتوب الیہ نہ ہو۔ مت دیکھو۔ نہ حاضرانہ جیسے بعضے آدمی لکھتے ہیں اور وہ ساتھ ساتھ دیکھتے جاتے ہیں۔ اور نہ غائبانہ۔ (آداب المعاشرت ص۵)

آدابِ خواب

۱۔ اگر وحشت ناک خواب نظر آئے تو بائیں طرف تین بار تھتکار دو اور تین بار اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھو۔ اور جس کروٹ پر لیٹے ہو اس کو بدل ڈالو۔ اور کسی سے ذکر مت کرو۔ انشاء اللہ کچھ ضرر نہ ہو گا۔

۲۔ اگر خواب کہنا ہو تو ایسے شخص سے کہو جو عاقل ہو یا دوست ہو تاکہ بری تعبیر نہ دے کیونکہ اکثر تعبیر کے موافق ہو جاتا ہے۔

۳۔ جھوٹا خواب کبھی مت بناؤ بہت بڑا گناہ ہے۔ (تعلیم الدین ص ۸۹)

آدابِ طب

۱۔ دوا دارو کرنے کی اجازت بلکہ ترغیب دی گئی ہے۔

۲۔ مریض کو کھانے پینے پر زیادہ زبردستی نہ کرو۔

۳۔ حرام چیز کو دوا میں استعمال مت کرو۔

۴۔ خلافِ شرع تعویذ گنڈہ ٹوٹکہ ہرگز استعمال مت کرو۔

۵۔ نظرِ بد اگر لگ جائے تو جس کی نظر لگنے کا احتمال ہو۔ اس کا منہ اور دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اور دونوں پاؤں اور دونوں زانوں اور استنجہ کا موضع دھلوا کر پانی جمع کر کے اس کے سر پر ڈال دو جس کی نظر لگی ہے۔ انشاء اللہ العزیز شفا ہو جائے گی۔

۶۔ حتی الامکان معدے کی اصلاح وحفاظت کا اہتمام کرو۔ تمام بدن درست رہتا ہے اور اگر معدے میں بگاڑ ہوا تو تمام بدن میں بیماری ہو جاتی ہے۔

۷۔ جن بیماریوں سے لوگوں کو نفرت ہوتی ہے جو شخص ان امراض میں مبتلا ہو اس کے لئے بہتر ہے کہ لوگوں سے علیحدہ رہے تاکہ ان کو تکلیف وایذا

نہ پہنچے۔

۸۔ بدشگونی وغیرہ کا ماننا ایک قسم کا شرک ہے۔

۹۔ نجوم و رمل اور ہمزاد کا عمل سب چیزیں ایمان کو تباہ کرنے والی ہیں۔

(تعلیم الدین۔ ص ۸۸)

آدابِ سلام

۱۔ باہم سلام کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے۔

۲۔ سلام میں جان پہچان والوں کی تخصیص مت کرو۔ جو مسلمان مل جائے اس کو سلام کرو۔

۳۔ سوار کو چاہئے کہ پیادے کو سلام کرے۔ اور چلنے والا بیٹھنے والے کو۔ اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو۔ اور کم عمر والا زیادہ عمر والے کو۔

۴۔ جو شخص ابتداءً سلام کرتا ہے اس کو زیادہ ثواب ملتا ہے۔

۵۔ اگر کئی شخصوں میں سے ایک شخص سلام کرے سب کی طرف سے کافی ہے۔ اسی طرح کئی شخصوں میں سے ایک شخص جواب دے۔ بس کافی ہے۔

(تعلیم الدین۔ ص ۹۰)

آدابِ مصافحہ و معانقہ و قیام

۱۔ مصافحہ کرنے سے دل صاف ہو جاتا ہے۔ اور گناہ معاف ہوتے ہیں۔

۲۔ محبت سے معانقہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ البتہ بشہوت حرام ہے۔

۳۔ کسی بزرگ یا معزز آدمی کے آنے کے وقت تعظیماً کھڑا ہونا مضائقہ نہیں۔ مگر اس کے بیٹھنے سے بیٹھ جانا چاہیئے۔ یہ کفار کی مشابہت ہے کہ سردار بیٹھا رہے اور سب حشم و خدم دست بستہ کھڑے رہیں۔ یہ تکبر کا شعبہ ہے۔ البتہ

جہاں زیادہ بے تکلفی ہو اور بار بار اٹھنے سے ان بزرگ کو تکلیف ہوتی ہو تو نہ اٹھے۔

(تعلیم الدین۔ص ۹۱)

بیٹھنے لیٹنے اور چلنے کے آداب

۱۔ ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اس طرح لیٹنا جس سے بے پردگی ہو ممنوع ہے۔ البتہ اگر بدن نہ کھلے تو مضائقہ نہیں ہے۔

۲۔ بن ٹھن کر اتراتے ہوئے مت چلو۔

۳۔ چار زانو بیٹھنا۔ اگر براہ تکبر نہ ہو تو مضائقہ نہیں۔

۴۔ الٹے مت لیٹو۔

۵۔ ایسی چھت پر مت سوؤ جس میں آڑ نہ ہو۔ شاید لڑھک کر گر پڑو۔

۶۔ کچھ دھوپ میں کچھ سائے میں مت بیٹھو۔

۷۔ عورت اگر بہ ضرورت باہر نکلے تو سڑک کے کنارے کنارے چلے بیچ میں نہ چلے۔ (تعلیم الدین۔ص ۹۱)

اجازت لینے کے آداب

۱۔ اگر کسی سے ملنے جاؤ تو بدوں اطلاع و اجازت اس کے مکان میں مت جاؤ۔ اگرچہ وہ مکان مردانہ ہو اور تین بار پکارنے سے اگر اجازت نہ ملے تو واپس چلے آؤ۔ اسی طرح اپنے گھر کے اندر بھی بے پکارے اور بے بلائے مت جاؤ شاید کوئی بے پردہ ہو۔ البتہ اگر کوئی شخص عام مجلس میں بیٹھا ہے تو اس کے پاس جانے کے لئے اجازت لینے کی حاجت نہیں۔

۲۔ اگر پکارنے کے وقت مکان والا پوچھے کہ کون ہے؟ تو یوں مت کہو کہ

میں ہوں۔ بلکہ اپنا نام بتلاؤ (کہ مثلاً زید ہوں)۔ (تعلیم الدین۔ ص ۹۰)

شعر کہنے سننے کے آداب

۱۔ برا شعر کہنا تو برا ہی ہے۔ مباح اشعار میں بھی اس قدر مشغولی، بری ہے کہ جس سے دین و دنیا کی ضروریات میں حرج ہونے لگے۔ اور اسی کی دھن ہو جائے۔

۲۔ جس طرح عورت کو احتیاط ضروری ہے کہ غیر مرد کے کان میں اس کی آواز نہ پڑے۔ اسی طرح مرد کو احتیاط واجب ہے کہ خوش آوازی سے غیر عورتوں کے روبرو اشعار وغیرہ پڑھنے سے اجتناب رکھے۔ کیونکہ عورتیں رقیق القلب ہوتی ہیں۔ ان کی خرابی کا اندیشہ ہے۔ (تعلیم الدین۔ ص ۹۵)

مزاح کے آداب

کسی کا دل خوش کرنے کے لئے خوش طبعی کرنا مضائقہ نہیں مگر اس میں دو امر کا لحاظ رکھو۔ (۱) جھوٹ نہ بولو (۲) یہ کہ اس شخص کا دل آزردہ نہ کرو۔ یعنی اگر وہ برا مانتا ہے تو ہنسی مت کرو۔

(تعلیم الدین۔ ص ۹۹)

کسی کا انتظار کرنے کے آداب

۱۔ وظیفہ پڑھنے وقت خاص طور سے قریب بیٹھ کر انتظار کرنا قلب کو متعلق کر کے وظیفہ کو مختل کرتا ہے۔ البتہ اپنی جگہ بیٹھا رہے تو کچھ حرج نہیں۔

(آداب المعاشرت۔ ص ۱۳)

۲۔ جب کسی کے انتظار میں بیٹھنا ہو۔ تو ایسے موقع پر اور اس طور سے مت بیٹھو کہ اس شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ تم اس کا انتظار کر رہے ہو۔ اس سے خواہ مخواہ اس کا دل مشوش ہو جاتا ہے اور اس کی یکسوئی میں خلل پڑتا ہے۔

(اس لئے) اس سے دور اور نگاہوں سے پوشیدہ ہو کر بیٹھو۔

(آداب المعاشرت۔ ص ۱۰)

ہدیہ دینے کے آداب

یہ ہدیہ کے وہ آداب ہیں جس کا لحاظ نہ رکھنے سے ہدیہ کا لطف اور اصلی غرض یعنی ازدیادِ محبت فوت ہو جاتی ہے۔

۱۔ جس کو ہدیہ دے پوشیدہ دے آگے اس کو مناسب ہے کہ ظاہر کر دے

۲۔ اگر ہدیہ غیر نقد ہو تو حتی الامکان مہدی الیہ (جس کو ہدیہ دیا جائے) کی رغبت کی تحقیق کرے۔ ایسی چیز دے جو اس کو مرغوب ہو۔

۳۔ ہدیہ دے کر یا ہدیہ سے پہلے اپنی کوئی غرض پیش نہ کرے۔ کہ مہدی الیہ کو شبہ خود غرضی کا ہوتا ہے۔

۴۔ مقدار ہدیہ کی اتنی زیادہ نہ ہو کہ مہدی الیہ کی طبیعت پر بار ہو۔ اور کم جتنا چاہے ہو۔ مضائقہ نہیں۔ اہل نظر کی نظر مقدار پر نہیں ہوتی خلوص پر ہوتی ہے اور زیادہ ہونے کی صورت میں واپسی کا احتمال ہو۔

۵۔ اگر مہدی الیہ کسی مصلحت سے واپس کرنے لگے تو وجہ واپسی کی تحقیق کر کے آئندہ اس کا خیال رکھے لیکن اس وقت اصرار نہ کرے۔ البتہ جو وجوہ بنار واپسی کی ہے اگر وہ وجہ واقعی نہ ہو تو اس کے عدم وقوع کی اطلاع فوراً کرنا بھی مضائقہ نہیں بلکہ مستحسن ہے۔

۶۔ جب تک مہدی الیہ پر اپنا خلوص ثابت نہ کر دے ہدیہ پیش نہ کرے۔

۷۔ حتی الامکان ریلوے پارسل کے ذریعہ ہدیہ نہ بھیجے کہ مہدی الیہ کو کئی طرح کا

میں تعب ہے۔ (آداب المعاشرت۔ ص ۱۲، ۱۳)

۸۔ اگر مہدی الیہ سے کچھ فرمائش کرنا ہو تو ہدیہ نہ دے۔ اس میں مہدی الیہ کو یا ذلیل ہونا پڑتا ہے یا مجبور۔

آداب سفر

۱۔ جہاں تک ممکن ہو سفر تنہا مت کرو۔

۲۔ جب کام ہو چکے۔ جلدی اپنے ٹھکانے آجاؤ۔ خواہ مخواہ سفر میں بے آرام مت رہو۔

۳۔ شب کے سفر میں منزل جلدی کٹتی ہے۔

۴۔ سفر میں مصلحت ہے کہ رفیقوں میں سے ایک کو اپنا سردار بنالیں۔ شاید باہم کچھ تکرار (یا) اختلاف ہو جائے تو فیصلہ آسان ہو۔

۵۔ سالارِ قافلہ کو چاہیئے کہ تمام مجمع کا خیال رکھے۔ کوئی چھوٹ تو نہیں گیا۔ کسی کو سواری وغیرہ کی تکلیف تو نہیں ہے۔

۶۔ قافلہ جب منزل پر اترے تو متفرق نہ اترے سب قریب مل کر ٹھہریں۔ کسی پر آفت آئے تو دوسرے مدد تو کر سکیں۔

۷۔ اگر بوجہ قلت سواریوں کے ہمراہیوں میں باری مقرر ہو تو سب کو ہی انصاف کی رعایت ضروری ہے اپنے کو ترجیح نہ دے۔ قاعدہ مقررہ کے موافق سب کو عمل درآمد ضروری ہے خواہ سردار ہی کیوں نہ ہو۔ (تعلیم الدین۔ ص ۷۷، ۷۸)

وعظ کہنے کے آداب

۱۔ ضروری ہے کہ واعظ عادل۔ محدث مفسر اور سلف کے حالات اور ان کے طریق کار کا علم رکھتا ہو۔ ۲۔ مستحب ہے کہ فصیح ہو کہ لوگوں کو ان کی مقدارِ فہم سے زیادہ باتیں نہ بتاتا ہو۔

۳۔ وجیہہ و وقار والا ہو۔

۴۔ لوگوں سے ایسی حالت میں بات نہ کرے جبکہ ان میں ملال اور تعب ظاہر ہو۔
بلکہ ایسے وقت ختم کردے جبکہ ان میں سننے کا شوق و رغبت محسوس نہ ہو۔

۵۔ واعظ کو چاہئے کہ سخت گیر نہ ہو بلکہ لوگوں سے آسانی کرنے والا ہو۔

۶۔ خطاب کرتے وقت سب کو دیکھے صرف مخصوص جماعت یا مخصوص فرد کو مخاطب نہ بنائے۔

۷۔ کسی قوم کی وعظ میں بالمشافہ ملامت و مذمت نہ کرے اور نہ کسی شخص معین پر نکیر کرے۔

۸۔ وعظ میں بیکار اور لایعنی باتوں سے اجتناب کرے اور نیک باتوں کا حکم دے۔

۹۔ وعظ کہنے سے قبل پاک جگہ پر بیٹھ کر حمد و ثنا۔ اور درود شریف سے شروع
کرے اور انہی چیزوں پر ختم کرے۔

۱۰۔ عامہ مؤمنین کے لئے عموماً اور حاضرین کے لئے خصوصاً دعا کرے۔

(مائۃ دروس ص ۱۱۸)

۱۱۔ ابن الوقت نہ ہو۔ یعنی لوگوں کی خوشامدیں نہ کرے۔

۱۲۔ روایات موضوعہ اور اٹکل پچو قصے بیان نہ کرے۔

وعظ سننے کے آداب

۱۔ واعظ کے روبرو بیٹھیں۔

۲۔ لہو و لعب۔ بے ہودہ باتیں اور آپس
میں بات چیت نہ کریں۔

۳۔ واعظ کی بات سنے دل میں کوئی شبہ پیدا ہو تو مجلس میں خاموش رہے
اور جب کہنے والا فارغ ہو تو اس وقت اپنا شبہ پیش کرے اور اگر دقیق
بات ہو تو خلوت اور تنہائی میں دریافت کرے۔ (مائۃ دروس ص ۱۱۹)

خوشبوؤں کے آداب

حضرت مصعب بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی ایک راحت ہے۔ گھر کی راحت اس کا جھاڑو دینا۔ اور کپڑے کی راحت اسے خوشبو لگانا ہے۔

جالینوس کہتا ہے کہ مشک دلوں کو قوت دیتا ہے۔ عنبر دماغ کو قوت بخشتا ہے۔ کافور پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے۔ اور عود معدہ کو تقویت، پہنچاتی ہے۔ (مائۃ دروس۔ ص ۱۲۲)

سکرات اور بعد موت کے آداب

۱۔ اگر ممکن ہو تو قریب الموت شخص کو قبلہ رو لٹایا جائے۔

۲۔ اس کو کلمۂ شہادت پڑھنے کی تلقین کی جائے مگر اس کو پڑھنے کا حکم نہ کیا جائے۔ شاید وہ موت کی تکلیف سے انکار کر دے۔

۳۔ مستحب ہے کہ اس کے سرہانے سورۂ یٰسین پڑھی جائے۔

۴۔ دنیوی امور میں کوئی چیز اس کے سامنے بدوں ضرورت شرعی نہ کیجائے۔ (قرضے اور امانتیں ضرورت شرعی میں داخل ہیں)۔

۵۔ اگر وہ خود کسی کو بلائے تو تھوڑی دیر کے لئے وہ شخص آئے اور جلد واپس چلا جائے۔

۶۔ اس کے پاس زیادہ لوگ جمع نہ ہوں۔

۷۔ اس کے سامنے رحمت و مغفرت کا تذکرہ کرنا مناسب ہے۔

۸۔ اس کے سامنے رونے کی آواز بلند نہ کریں۔

۹۔ اس کے پاس نیک لوگ بیٹھیں اور اس کی سلامتیٔ ایمان اور شیطان سے حفاظت کی دعا کرتے رہیں۔

۱۰۔ اگر کوئی نامناسب بات اس سے ظاہر ہو تو اس کا عام چرچا نہ کیا جائے بلکہ اسے اس کے زوالِ عقل پر محمول کیا جائے۔

۱۱۔ جب وہ فوت ہو جائے تو اس کی تجہیز و تدفین میں جلدی کی جائے۔

۱۲۔ اس کی قبر کو چونہ وغیرہ نہ لگایا جائے۔ اور نہ اس پر کوئی عمارت بنائی جائے

۱۳۔ نہ اس کی قبر پر کپڑوں اور پھولوں کی چادر پہنائی جائے۔

۱۴۔ نہ تیجے۔ دسویں۔ چہلم وغیرہ کے طعام کا انتظام کیا جائے۔ کیونکہ ان سب ناجائز رسوم کی بنیاد ریا ہے۔ البتہ بلا قید و رسوم اس کے لئے ایصالِ ثواب کرے خواہ کچھ پڑھ کر خواہ مالی۔

۱۵۔ تعزیت کی مدت صدمہ تک ہے۔

(مآثہ دروس ص ۱۲۶)

آداب سلوک

۱۔ بیعت کی اصل غایت تعلیم و تعلّم ہے۔ اس لئے یہ لوازم طریق سے نہیں اصل مقصود استفاضہ ہے۔

۲۔ ذکر سے زیادہ تہذیب اخلاق اور دیانت کا اہتمام ہونا چاہیئے، طالبین کے اندر اہتمام دین اور فکر جائز و ناجائز پیدا ہو جانا، اصل مقصود مجاہدہ نفس ہے ورنہ گھنٹہ دو گھنٹہ ضربیں لگا لینا نفس پر اس قدر گراں نہیں۔

۳۔ اصلاح اعمال کی فکر پیدا ہونے کے بعد ساتھ ساتھ ذکر و شغل شروع کر دینے میں مضائقہ نہیں۔

۴. تمام سلسلوں کے بزرگان دین کا نصب العین طالبان حق کی اصلاح باطن ہے اس لئے کسی سلسلہ کی تنقیص یا ان کے بزرگوں کیساتھ سوءِ ظن خطرناک ہے اسی بنا پر بیعت کے وقت سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (اور اس سلسلہ کے تمام بزرگان) بیعت کے وقت طالب کو چاروں سلسلوں میں داخل فرماتے ہیں تاکہ اس قسم کا گمان وخیال بھی مرید کے دل میں پیدا نہ ہو۔

۵. کسی شیخ سے بیعت ہونا کافی نہیں بلکہ اس لیئے ضروری ہے کہ چند دن شیخ کے پاس رہے اور تعلیمی خط وکتابت جاری رکھے کیونکہ اصل مقصود تو اصلاح ہے

۶. اختیاری اور غیر اختیاری کا مسئلہ تقریباً نصف سلوک ہے اس کو اپنے شیخ سے اچھی طرح سمجھ لے یعنی فعل اختیاری کا ترک بھی اختیاری ہے یعنی ہمت کرکے اختیار کو عمل میں لاؤ اور چھوڑ دو اور غیر اختیاری امر کا انسان مکلف ہی نہیں جسمیں دینی ضرر ہو اس لئے اس کا علاج پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

(بصائر حکیم الامت، ملخصاً بعبارت احقر)

آداب نکاح

۱. نکاح میں زیادہ تر منکوحہ کی دینداری کا خیال رکھو، مال و جمال اور حسب ونسب کے پیچھے مت پڑو۔

۲. اگر اتفاقاً کسی غیر منکوحہ اور کسی غیر مرد کا تعشق ہوجائے تو بہتر ہے کہ ان کا نکاح کردو

۳. اگر کسی عورت سے نکاح کرنے کا ارادہ ہے تو اگر بن پڑے تو اس کو ایک نگاہ سے دیکھ لو، کبھی بعد نکاح اس کی صورت سے نفرت نہ کرو۔

۴. نکاح مسجد میں ہونا بہتر ہے تاکہ اعلان بھی خوب ہو اور جگہ بھی برکت کی ہے۔

۵۔ نکاح کے بارے میں اگر کوئی تم سے مشورہ کرے تو خیر خواہی کی بات یہ ہے کہ اگر اس موقع کی کوئی خرابی تم کو معلوم ہے تو ظاہر کر دو یہ غیبت حرام نہیں۔

۶۔ اگر کسی جگہ ایک شخص پیغام نکاح بھیج چکا ہے جب تک اسکا جواب نہ مل جائے یا وہ خود چھوڑ نہ بیٹھے تم پیغام مت دو۔ (تعلیم الدین ص ۳۸، ۳۷، ۳۶)

دھار والی چیزوں کے آداب

۱۔ اگر مجمع میں دھار والی چیز لے کر گذرنے کا اتفاق ہو تو دھار کی جانب چھپا لینا چاہیئے تاکہ کسی کے لگ نہ جائے،

۲۔ دھار والی چیز سے کسی کی طرف اشارہ کرنا گو ہنسی ہی میں ہو ممنوع ہے، شاید ہاتھ سے چھوٹ کر لگ جائے۔

۳۔ تلوار، چاقو کھلا ہوا کسی کے ہاتھ میں مت دو، یا تو بند کر کے دو یا زمین پر رکھدو تاکہ دوسرا شخص اپنے ہاتھ سے اٹھالے۔ (تعلیم الدین)

قرض کے آداب

۱۔ جب کسی کا قرض ادا کیا کرو تو ادا کرنے کے ساتھ اس کو دعا بھی دیا کرو، اور اس کا شکریہ بھی ادا کیا کرو۔

۲۔ اگر تمہارا قرضدار غریب ہو، اسکو پریشان مت کرو، مہلت دو یا جزو یا کل معاف کر دو، اللہ تعالیٰ تم کو قیامت کی سختی سے نجات دیں گے۔

۳۔ تم کسی کے قرضدار ہو تو خراب چیز سے اس کا حق مت ادا کرو بلکہ اسکی ہمت رکھو کہ اس کے حق سے بہتر اسکو ادا کیا جائے (مگر معاملہ کے وقت یہ معاہدہ جائز نہیں)۔

۴۔ اگر تمہارے ذمہ کسی کا قرض یا کسی کی امانت یا کوئی اور حق ہو تو اس کی یادداشت بطور وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھو۔ (تعلیم الدین صـ ۳۴)

نئے پھل کے آداب ۱۔ نیا پھل جب تمہارے پاس پہنچے تو اسکو آنکھوں اور لبوں سے لگاؤ اور یہ دُعا پڑھو: اللّٰھم کما أریتنا أوّلہٗ فأرنا آخرہٗ ۲۔ پھر کوئی بچہ پاس ہو تو اسکو دیدو۔ تعلیم الدین صـ۳۵

بالوں کے آداب ۱۔ اگر بال سفید ہونا شروع ہو جائیں تو ان کو اکھاڑ کر مت نکالو۔ ۲۔ اگر سر پر بال ہوں تو انہیں دھوتے رہو، کنگھی کرتے رہو یا تیل لگایا کرو، اسی طرح ڈاڑھی کو بھی، مگر ہر وقت کنگھی چوٹی میں رہنا واہیات بات ہے۔

۳۔ لڑکوں کا سر مُنڈا دینا بال رکھنے سے بہتر ہے۔

۴۔ کسی کے بال ملا کر اپنے بال بڑھانا اور بدن گودنا حرام ہے۔

۵۔ سفید بالوں میں خضاب کرنا مستحب ہے مگر سیاہ خضاب سے ممانعت آئی ہے

۶۔ لبیں کٹانا، زیر ناف بال لینا اور بغل کے بال لینا فطرت سلیمہ کا تقاضا ہے مگر چالیس روز سے زیادہ بال کو چھوڑنے کی اجازت نہیں۔

۷۔ ڈاڑھی کٹانا جب مٹھی سے زائد نہ ہو منع ہے البتہ اگر ایک آدھ بال بڑھا ہوا ہو اس کو برابر کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

تعلیم الدین، صفائی معاملات صـ۴۷، ۵۱

گھر کے آداب ۱۔ گھر کو ہمیشہ صاف ستھرا رکھو، گھر کے روبرو خس و خاشاک جمع مت کرو۔ ۲۔ گھر میں تصویر مت رکھو۔

۳۔ اپنے گھر جا کر گھر والوں کو سلام کرو۔ تعلیم الدین صـ۴۷، ۵۱

چھینکنے کے آداب ۱۔ جب چھینک آئے تو الحمد للہ کہو اور سُننے والا یرحمک اللہ کہے اور چھینک آنے والے کو

یھد یکم اللہ کہہ کر جواب دینا چاہیئے۔

۲۔ اگر کسی کو کثرت سے چھینک آنا شروع ہو جائیں تو پھر ہر بار یرحمک اللہ کہنا ضروری نہیں۔

۳۔ جب چھینک آئے تو منہ پر کپڑا یا ہاتھ رکھ لے اور پست آواز سے چھینک لے، (۴) جمائی کو حتی الامکان روکنا چاہیئے اور اگر نہ رُکے تو منہ ڈھانپ لینا چاہیئے۔ تعلیم الدین ص۵۱

نام رکھنے کے آداب

۱۔ نہ ایسا نام رکھو جس سے فخر و دعوے پایا جائے نہ ایسا جس کے بُرے معنٰی ہوں۔

۲۔ بندہ حسن، بندہ حسین، نبی بخش وغیرہ نام مت رکھو۔

۳۔ سب سے اچھا نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔ تعلیم الدین ص۵۲

بات کرنے کے آداب

۱۔ باتیں بہت تکلّف سے چبا چبا کر مت کرو۔ نہ کلام میں زیادہ مبالغہ کرو۔

۲۔ کلام میں توسط کا لحاظ رکھے، نہ اتنا طول کرے کہ لوگ گھبرا جائیں نہ اس قدر اختصار کہ لوگ سمجھ بھی نہ سکیں۔

۳۔ بعض اوقات سرسری طور پر ایسی بات منہ سے نکل جاتی ہے کہ جہنم میں لے جاتی ہے، جب سوچ کر بولو گے تو اس آفت سے محفوظ رہو گے۔

۴۔ بات ہمیشہ صاف اور بے تکلّف کہہ دیا کرو، تکلّف کی

تمہید وغیرہ نہ کرے۔

۵۔ اگر کوئی تم کو سخت کلمہ کہے اسی قدر تم بھی کہہ سکتے ہو اور زیادتی کرنے میں پھر تم گناہگار ہو گے۔

(قصد السبیل صفحہ ۴۸، تعلیم الدین)

صحبت کے بعض خاص آداب | جو شخص کسی ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو مرتبہ میں اس سے بڑا ہو تو لائق اس کے یہ ہے کہ اس کے اقوال و افعال پر اعتراض نہ کرے، بلکہ جو چیز سے ظاہر ہو اس کو کسی اچھے محل پر محمول کرے، اور اس کے احوال کی تصدیق کرے۔

۲۔ جب تمہاری صحبت میں کوئی ایسا شخص رہے جو مرتبہ میں تم سے کم ہے تو اس کے حقوق صحبت میں خیانت تمہاری جانب سے یہ ہے کہ اس کی حالت میں جو نقصان ہو اس پر اسکو متنبہ نہ کرو۔

۳۔ جب تم کسی ایسے شخص کی صحبت میں ہو جو درجہ میں تمہارے برابر ہے تو صحیح راستہ تمہارے لئے یہ ہے کہ اس کے عیوب سے چشم پوشی کرو اور جب تک ممکن ہو اس کے قول و فعل کو تاویل کر کے کسی اچھے محل پر محمول کرو، اور اگر تاویل نہ ہو سکے تو بھی اپنے نفس کا قصور سمجھے، اس کے ساتھ نرمی اور موافقت کا معاملہ کرو۔ (مقالات صوفیہ صفحہ ۱۴۲)

تعویذ کے آداب

۱۔ اگر تعویذ میں کوئی آیت لکھنا ہو تو باوضو ہو کر لکھنا چاہیئے۔

۲۔ تعویذ لینے والا بھی باوضو ہو کر تعویذ اپنے ہاتھ میں لے، البتہ جس کاغذ پر وہ آیت لکھی ہے دوسرے صاف کاغذ میں اسکو لپیٹ دیا جائے تو بے وضو بھی اسکو ہاتھ میں لینا درست ہے۔

(اعمال قرآنی صفحہ)

ناخنوں کے آداب

۱۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن دور کرنا بھی سنت ہے البتہ مجاہد کے لئے دار الحرب میں ناخن اور مونچھ نہ کٹانا چاہیئے۔

۲۔ ہاتھ کے ناخن اس ترتیب سے کترانا بہتر ہے کہ دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے شروع کرے اور چھنگلیاں تک بالترتیب کترا کر بائیں چھنگلیاں سے کٹا دے اور دائیں انگوٹھا پر ختم کر دے اور پیر کی انگلیوں میں دائیں چھنگلیاں سے شروع کرے اور بائیں چھنگلیاں پر ختم کر دے یہ ترتیب بہتر اور اولیٰ ہے۔ اس کے خلاف بھی درست ہے۔

۳۔ کٹے ہوئے بال اور ناخن دفن کر دیا چاہیئے، دفن نہ کریں تو کسی محفوظ جگہ ڈال دیں، یہ بھی جائز ہے۔ مگر نجس اور گندی جگہ نہ ڈالے اس سے بیماری پھیلنے کا اندیشہ ہے۔

۴۔ ناخن کا دانت سے کاٹنا مکروہ ہے اس سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔ (صفائی معاملات ص۵۶، ۵۷)

اخبارات و قومی جرائد میں آیات واحادیث لکھے جانے کے آداب

۱۔ ایسے اخبارات و رسائل جن کے متعلق عادت غالبہ سے یہ معلوم ہو کہ ردّی میں ڈالے جائیں گے۔ ان میں آیاتِ قرآن یا احادیث لکھنا جائز نہیں اگر ان اخبارات کی بے ادبی ہوئی تو اسکا گناہ جیسے بے ادبی کرنے والے کو ہو گا ویسا ہی اس کے لکھنے اور چھاپنے والے کو بھی ہو گا۔

۲۔ ایسے اخبارات میں اصل عبارت کی بجائے ترجمہ لکھنے پر اکتفاء کریں۔

۳۔ خطوط کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ بھی عموماً ردّی میں ڈال دیئے جاتے ہیں اسی لئے اکابر اس میں بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ اور اللہ تعالیٰ کے نام کے بفضلہٖ تعالیٰ لکھتے تھے۔

۴۔ جس کاغذ پر قرآن کی کوئی آیت یا حدیث یا مسائلِ شرعیہ لکھے ہوں اس میں کسی چیز کو لپیٹنا، پیک کرنا بھی بُرا ہے اور ایسے کاغذات کی طرف پاؤں پھیلانا بھی بُرا ہے۔

موذی جانوروں کو مارنے کے آداب

۱۔ جانوروں کو تڑپا تڑپا کر مت مارو۔

۲۔ جانوروں کو آگ جلا کر مارنا ناجائز ہے

۳۔ حدیث میں ہے موذی جانور کو تکلیف دینے سے پہلے مار ڈالو۔

۴۔ سانپ اگر اچانک گھر سے نکل آئے تو تین دفعہ آواز دو کہ وہ چلا جائے چوتھی دفعہ اس کو مار ڈالو، اس لئے کہ حدیث میں بعض سانپوں کو مارنے کی ممانعت ہے کیونکہ جن وغیرہ بھی سانپ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔

سوئے ہوئے آدمی کے آداب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں تشریف لاتے تو آہستہ سے سلام کرتے تاکہ اگر جاگتے ہوں تو سلام اور اگر نیند میں ہوں تو خلل نہ پڑے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سوئے ہوئے شخص کے پاس بلند آواز سے ذکر کرنا۔ یا قرآن مجید پڑھنا یا اتنے زور سے استنجے کے ڈھیلے توڑنا جس سے اس کی نیند میں خلل ہو ناجائز اور آداب معاشرت کے خلاف ہے۔

(مواعظ حسنہ)

سفارش کے آداب

۱۔ اگر قرینہ سے معلوم ہو جائے کہ سفارش کرنے سے دوسرے آدمی پر بوجھ ہو گا تو ایسی سفارش نہ کرے

۲۔ اگر سفارش کی ضرورت ہو تو اس میں صاف ظاہر کر دینا چاہئیے کہ تمہاری مصلحت کے خلاف نہ ہو تو یہ کام کرو۔

۳۔ آجکل کی سفارش جبر و اکراہ ہے کہ اپنے اپنے اثر سے دوسروں پر زور ڈالتے ہیں جو شرعاً جائز نہیں، اگر سفارش کرو تو اس طرح سے کہ مخاطب کی آزادی میں ذرا برابر خلل نہ پڑے، وہ جائز بلکہ ثواب ہے۔

(آداب زندگی ص ۲۱)

باسمہٖ سبحانہٗ

معارف مسائلِ رمضان

افادات

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی

رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب :-

محمد اقبال قریشی

ناشر :-

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ ہارون آباد ضلع بہاولنگر

ٹبہ شرقی نزد مسجد فردوس

اشرف الکلام

و

احادیثِ خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

ان احادیثِ طیبہ کی عجیب و غریب شرح کا یکجا انمول ذخیرہ
جو 'التشرف'۔ 'التکشف'۔ 'حیوٰۃ المسلمین' اور
'حقیقت الطریقت' کے علاوہ ہے۔

افادات: حضرت حکیم الامت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی صاحبؒ

ترتیب: محمد اقبال قریشی

ناشر:۔ ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ ٹبہ شرقی نزد مسجد فردوس ہارون آباد